ہم نے تو دیکھنی ہے فقط نسبتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہے ان صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب والوں میں نامِ معاویہ رضی اللہ عنہ
رضی اللہ عنہ
تحقیقاتِ احسنیہ فی اسمِ معاویہ
طالب دعا: ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

منقبت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

لیتا ہوں اس لئے تو میں نامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

میں ہوں غلام ابن غلام معاویہ رضی اللہ عنہ

ہاتھوں میں انکے ہاتھ نہ دیتے کبھی حسن رضی اللہ عنہ

اک بھی نہ ٹھیک ہوتا کو کامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

ہم نے تو دیکھنی ہے فقط نسبتِ نبی ﷺ

ہے ان کے قرب والوں میں نامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

نکلی ہے ان کی مدح زبانِ حضور ﷺ سے

ہے کس قدر بلند مقامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

نذرانہ ان کا لیتے تھی حسنین رضی اللہ عنہما شوق سے

دیتے ہیں واپسی پہ سلامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

مولا علی رضی اللہ عنہ نے جانا نہ ان کو کبھی برا

وہ بھی ادب سے لیتے تھے نامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

یہ ہے رضا کا فیض کہ راشد کے ہاتھ میں

حب علی رضی اللہ عنہ کی مے ہے اور جامِ معاویہ رضی اللہ عنہ

فرمانِ اعلحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان
فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

ومن یکن یطعن فی معاویہؓ

فذالک کلب من کلاب الھاویہ

جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے

فتاوی رضویہ ج 29 ص 264

لسانِ نبوت ﷺ پر اسمِ معاویہ رضی اللہ عنہ اور رافضیوں کے لیے لمحہ فکریہ!

قسط:45 حصہ سوم

عن ابن عبدالرحمن بن ابی عمیرة المزنی سمعت رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم یقول "

لمعاویة "اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ "(ترمذی)

صحابی عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا کہ!۔۔۔اے اللہ!۔۔۔اسے ہادی مہدی بنادے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے

(سنن الترمذی۔٣٨٤٢ وقال؛مسند احمد ٤\٢١٦ ح ١١٢٩ مسند احمد ٤\٢١٦ ح ١٧٨٩٥ وھوحدیث صحیح)

عرباض بن ساریہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللھم علم معاویہ الکتاب والحساب وقہ العذاب "

ترجمہ: اے میرے اللہ!۔ "معاویہ" کو کتاب و حساب سکھا اور اُسے عذاب سے بچا۔

(مسند احمد ١٢٧\٤ ح ١٧١٥٢ وسند حسن، صحيح ابن خزيمه ١٩٣٨)

حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یا معاویة !ان ملکت فاحسن."(المصنف لابن شیبه)

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھو سواری پر بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا"فقال "یا معاویة " مایلینی منک "اے معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے جسم کا کون ساحصہ میرے جسم سے متصل ہے. (ملا ہوا ہے). آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا پیٹ. تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ !اس کو علم سے, حلم سے بھر دے. (سیر اعلام النبلاء)

وقال النبی صلی اللہ علیه وسلم احلم امتی معاویة" (تطهیر الجنان واللسان) "

"قال النبی صلی اللہ علیه وسلم :یبعث اللہ تعالی معاویة یوم القیامة وعلیه رداء من الایمان"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے اوپر ایمان کے نور کی چادر ہو گی. (کنز العمال)

سیدنا عبد اللہ بن عباس نے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لئے تشریف لائے ہیں لہذا میں دروازے کے پیچھو چھپ گیا تو آپ ﷺ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا: "اذهب فادع لي معاوية" وكان يكتب الوحي ۔إلخ جاؤ اور معاویہ کو بُلالاؤ، وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھتے تھے۔ الخ

(دلائل النبوة للبيهقي ٢/٢٤٣ و سنده حسن)

اب غور فرمائیں ان مذکورہ بالا روایات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مبارک لسان نبوت سے کتنے پیار و محبت سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اسم مبارک "معاویہ رضی اللہ عنہ "معاویہ رضی اللہ عنہ "کہہ کر مخاطب فرما رہے ہیں.........

. ایک نظر پھر خلاصۃ دیکھئے

1۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

2۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اے اللہ کتاب وحساب کا علم دے

3۔ معاویہ رضی اللہ عنہ تمہیں اقتدار نصیب ہو تو حسن سلوک کرنا

4۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اے اللہ ہادی, مہدی بنادے

5۔ معاویہ رضی اللہ عنہ تمہارے بدن کا کونسا حصہ میرے ساتھ ملا ہوا ہے

6۔ معاویہ رضی اللہ عنہ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار ہیں

7۔ معاویہ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان پر ایمان کی چادر ہو گی

معاویہ رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس بلا کر لاؤ کتابت کے لیے

اور مزید کچھ روایات میں فرمایا

1۔ معاویہ رضی اللہ عنہ آئے سحری کا بابرکت کھانا حاظر ہے

2۔ معاویہ رضی اللہ عنہ یہ سو اونٹ تم لے لو۔(غزوہ حنین)

3. معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاؤ اراضی تقسیم کر آؤ

4. معاویہ رضی اللہ عنہ التنوخی قاصد ہرقل کا خط لایا ہے اسے پڑھ کر سناؤ

5 . معاویہ رضی اللہ عنہ عینیہ بن حصن ابن حابس کی ضرورت کے لئے تحریر لکھ دو

6. معاویہ رضی اللہ عنہ حتات رضی اللہ عنہ اور تم آپس میں بھائی ہو

7. معاویہ رضی اللہ عنہ ادھر آؤ میرے بال تراشو

8 . معاویہ رضی اللہ عنہ وضو کے لیے پانی لاؤ

9. معاویہ رضی اللہ عنہ میرا رازدان ہے جو ان سے محبت کرے گا نجات پائے گا جو ان سے بغض رکھے گا ہلاک ہو گا

10۔ معاویہ رضی اللہ عنہ سیاہی کی دوات درست رکھا کرو اور قلم ۔ الخ

یہ تو چند مثالیں ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مبارک اسم معاویہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب کرنے کی ور نہ غور کیا جائے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدمت مبارک میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ گزارا۔ اور خصوصاً کتابت وحی و خطوط کے لیے اکثر حاضر خدمت رہتے اس دوران دن میں کئی مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف کاموں کے لیے بھی اور کتابت کے لیے بھی مخاطب فرماتے ہوں گے۔ اے معاویہ !یہ کام کر دو۔ اے میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ فلاں چیز مجھے لادو۔ میرے دوست معاویہ رضی اللہ عنہ وہ کام کر دو وغیرہ وغیرہ ۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نبوت والی زبان سے باربار معاویہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ جاری ہوتا ہے۔ تو نہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نام معاویہ رضی اللہ عنہ یا اس کے معنی پر اعتراض فرماتے ہیں۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "افصح الناس" "ابلغ الناس" یعنی کہ ساری کائنات میں سب سے زیادہ فصیح اور سب سے زیادہ بلیغ ہیں۔ اور عرب قبائل کے آنے والے مختلف وفود سے ان کی لغت کے مطابق بات کرنے والے ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام میں کوئی قباحت نظر آئی نہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے معنی میں کوئی قباحت نظر آئی جو کہ آج چودہ سو سال بعد اس بد فطرت اور کائنات کے بد ترین کافر شیعہ مصنف غلام حسین نجفی ملعون و مردود و دیگر اہل تشیع و اہل روافض یا ان کے جراثوموں کو نام اور معنی میں خرابی نظر آتی ہے۔ شاید کفر اور بغض و عداوت سے بنی ہوئی عینک لگا کر انہوں نے تحقیق کی۔ اس لئے ایسے معنی ان کو نظر آئے۔

(طالب دعا: ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

لفظ " معاویہ " کا معنی اور موجودہ رافضیوں کو منہ توڑ جواب

""

قسط:46 حصہ چہارم

معاویہ نام کا معنی

معاویہ یہ عَون یعنی "مدد" سے مشتق ہے اور معاویہ کا ایک معنی مددگار ہے۔ دوسرا معنی محتاط ہے۔ تیسرا معنی طاقتور ہے۔

اس نام کی ایک خاصیت یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ وہ نام ہے جو آج بھی دلوں میں چُھپی یہودیت و رافضیت کو کھینچ لاتا ہے

لسان العرب جلد 15 صفحہ 108 پر معاویہ سے متعلق نفیس باریک نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ معاویہ رات کے آخری پہر میں آسمان پر چمکنے والے ستارے کا نام ہے کہ جس کے طلوع ہونے پر کُتے بھونکنا شروع کر دیتے ہیں، اور کُتوں کی عادت ستاروں کو دیکھ کر بھونکنا ہے اور آج بھی آپ رُشد و ہدایت کے ستارے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا نام مبارک زبان پر لائیں گے تو کچھ رافضی و نیم رافضی کُتے بھونکنا شروع ہو جائیں گے۔

اُن کو بھگانے کے لیے آپ کو یا حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کا نعرہ لگانا ہی کافی ہو گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وبارک وسلم۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا

کہ نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

آپ رضی اللہ عنہ تاریخ کا وہ تابناک حصہ ہیں کہ جن کے کارناموں اور جن کی فتوحات سے تاریخ اسلام جگمگاتا ہے اور تاقیامت تک جگمگاتا رہے گا۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ جو دشمنان اسلام کے سینوں پر سانپ بن کے لوٹتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آئے دن کسی نہ کسی بہانے سے بھونکنے والے ان کی عظمت و تقدس پر بھونکنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں مگر وہ جو کہتے ہیں نا کہ چاند پر تھوکنے سے منہ اپنا ہی گندہ ہوتا ہے, باقی چاند کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

آج بھی ایسے جرآت کرنے والوں کی کمی نہیں مگر اس کا نتیجہ وہی ہے کہ جتنا ان کی شان کم کرنے کی کوشش کی گئی اتنا ہی اللہ رب العزت نے ان کو ہر خاص و عام میں اور زیادہ عزت و احترام کا مصداق بنا ڈالا کہ آج بچے بچے کی زبان پر مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ ازبر ہے

.. الحمد للہ ثم الحمد للہ

اللہ رب العزت نے آپ رضی اللہ عنہ سے وہ کام لیا کہ جو کسی عام انسان کے بس کی بات نہ تھی اور اسی عظیم کام کی بدولت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو "کاتب وحی" اور "کاتب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے القابات سے نوازا گیا جو قیامت تک کیلئے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

یوں تو ان کے بارے میں لکھنے اور پڑھنے کے لئے بہت کچھ ہے مگر آج میں آپ کے سامنے ان کے وہ کارنامے پیش کروں گی کہ جن کا جاننا آج ہمارے لئے وقت کا تقاضہ بھی ہے کہ ہم اور ہمارے حکمران اسی طرز پر اپنے لئے لائحہ عمل مرتب کریں۔

حضرت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت فتوحات اور غلبہ اسلام کے حوالہ شاندار دور ہے۔ ایک طرف بحر او قیانوس اور طرف سندھ اور افغانستان تک اسلام کی فتوحات کے جھنڈے گاڑھ دیئے۔

اس کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے خلفائے راشدین کے ترقیاتی کاموں کو جاری رکھتے ہوئے اس میں مندرجہ ذیل نئے امور کی داغ بیل ڈال کر اس کو فروغ دیا۔

1۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سب سے پہلا اقامتی ہسپتال دمشق میں قائم کیا۔

2۔ سب سے پہلے اسلامی بحریہ قائم کیا، جہاز سازی کے

کارخانے بنائے اور دنیا کی زبردست رومن بحریہ کو

شکست دی۔

3۔آبپاشی اور آبنوشی کیلئے دور اسلامی میں پہلی نہر

کھدوائی۔

4۔ڈاکخانہ کی تنظیم نو کی اور ڈاک کا جدید اور مضبوط نظام قائم کیا۔

۔5۔احکام پر مہر لگانے اور حکم کی نقل دفتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ

ایجاد کیا۔

۔6۔آپ سے پہلے خانہ کعبہ پر غلافوں کے اوپر ہی غلاف

چڑھائے جاتے تھے آپ نے پرانے غلافوں کو اتار کر نیا غلاف چڑھانے کا حکم دیا۔

۔7۔خط دیوانی ایجاد کیا اور قوم کو الفاظ کی صورت

میں لکھنے کا طریقہ پیدا کیا۔

۔8۔انتظامیہ کو بلند تر بنایا اور انتظامیہ کو عدلیہ میں

مداخلت سے روک دیا۔

۔9۔آپ نے دین اخلاق اور قانون کی طرح طب اور علم

الجراحت کی تعلیم کا انتظام بھی کیا۔

10۔آپ نے بیت المال سے تجارتی قرض بغیر اشتراک نفع یا سود کے جاری کر کے تجارت و صنعت کو فروغ دیا اور بین الاقوامی معاھدے کئے۔

11۔سرحدوں کی حفاظت کیلئے قدیم قلعوں کی مرمت کر کے اور چند نئے قلعے تعمیر کرا کر اس میں مستقل فوجیں متعین کیں۔

12۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ھی سب سے پہلے منجنیق کا استعمال کیا گیا۔

13۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم کی 163 احادیث مروی ھیں۔

14۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے آئینہ اخلاق میں اخلاص، علم و فضل، فقہ و اجتھاد، تقریر و خطابت، غریب پروری، خدمت خلق، مہمان نوازی، مخالفین کے ساتھ حسن سلوک، فیاضی و سخاوت، اور خوف الھی کا عکس نمایاں نظر آتا ھے

ان وصیتوں کے بعد 22 رجب المرجب 60 ھ میں کاتب وحی، جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، فاتح شام و قبرص, اور 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل پر حکمرانی کرنے والے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دمشق کے باب الصغیر میں دفن کئے گئے

اللہ رب العزت سے ہم دعاگو ہیں کہ وہ ایک مرتبہ پھر سے اس امت میں ایسا حکمران پیدا فرمائے جو ملک و قوم کے لئے قربانیاں دینے والا ہو، صرف قربانیاں لینے والا نہ ہو. آمین ثم آمین

(طالب دعا: ایڈ من دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

حضور علیہ السلام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے عزیزوں کے نام "معاویہ" ہیں

""

قسط: 47 حصہ پنجم

یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ یہ نام معاویہ حضور صل اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور دیگر ائمہ کرام کے عزیزوں کے نام اور شاگردوں کے نام بھی معاویہ ہیں. لیکن کسی جگہ اعتراض نام پر یا معنی کے متعلق ثابت نہیں.

ملاحظہ فرمائیں

1 . حضور صل اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام... معاویہ بن الحارث رضی اللہ عنہ ہے

2 . حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد کا نام... معاویہ بن صعصعہ ہے

3 . حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کا نام... معاویہ بن عباس بن علی رضی اللہ عنہ ہے

4 . حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام جن کے نکاح میں رملہ نامی بیٹی تھی... معاویہ بن مروان ہے

5۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے پوتے کا نام ... معاویہ بن جعفر بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہے

6 . حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا نام ... معاویہ بن عبد اللہ ہے

7. حضرت محمد باقر علیہ الرحمہ کے پوتے کا نام ... معاویہ بن عبد اللہ افصح ہے

8 . حضرت جعفر صادق علیہ الرحمہ کے دو شاگردوں کا نام ... معاویہ بن سعید الکندی, معاویہ بن مسلمۃ النفری ہے

حضور صل اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے نوفل کے پڑ پوتے کا نام ... معاویہ بن محمد بن عبد اللہ بن نوفل ہے

ان مذکورہ ناموں میں بھی کبھی کسی نے نقص نکالا ہے یا کبھی ان حضرات میں سے کسی ایک نام "معاویہ" کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے ؟ نہیں تو کیا یہ ساری نفرت وعداوت صرف حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے لیے ہے ؟

کیا خمینی کی منحوس ذریت (اولاد) میں سے کوئی شیعہ, رافضی جرأت کر سکتا ہے کہ وہ حضور اقدس صل اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی معاویہ بن ابی الحارث, حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد معاویہ بن مروان, شاگرد معاویہ بن صعصعہ, حضرت حسین رضی اللہ عنہ, کے بھتیجے معاویہ بن عبد اللہ, حضرت محمد باقر کے پوتے معاویہ, حضرت جعفر صادق علیہ الحمہ کے شاگردوں کے نام معاویہ, حضرت جعفر طیار کے پوتے معاویہ, حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے معاویہ بن عباس اور دیگر ان حضرات میں سے جتنے معاویہ نام ان میں سے کسی کے "نام کا معنی "جو یہ بد بخت کرتے ہیں. ان ناموں کا معنی وہی کر سکتے ہیں ؟ جواب دیجئے ؟ اب بولتی بند ہو گئی ہے .

نہ خنجر اٹھے نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جواب اگر نفی میں ہے تو بتلائیں جو نام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے قبیح بتلایا جاتا ہے وہ ان مذکورہ بالا شخصیات کے لیے حَسِین کیسے بن سکتا ہے؟

پھر کیا شیعہ یا رافضی یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور صل اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ حضرت جعفر صادق علیہ الرحمہ حضرت محمد باقر علیہ الرحمہ میں سے کسی بزرگ نے اس نام پر اعتراض کیا ہو یا روک ٹوک کی ہو؟ یا نام تبدیل کرنے کے لیے اشارۃً بھی کوئی جملہ کہا ہو؟

مزید یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کے غلط معنی یا غلط ہونے کی طرف اشارہ تک کیا ہو؟

آج کے ترقی یافتہ دور میں کیا کوئی شیعہ, رافضی اپنے بیٹے یا بیٹی کا "کتیا" یا "کتا رکھنا" یا اس جیسے معنی والا نام رکھنا پسند نہیں کر سکتا تو صحابی رسول صل اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ (جن کا شمار اپنے وقت کے قبیلہ کے سرداروں میں ہوتا تھا) کو اتنا گیا گزرا سمجھ رکھا ہے جو اپنے بیٹے کا نام ایسا رکھے جسکے معنی قبیح ہوں؟

....

(طالب دعا: ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

عظمتِ نام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ اور "معاویہ" نام کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگانِ دین

قسط:48 حصہ ششم

یہ بھی حقیقت ہے کہ " معاویہ "نام صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہی نہیں بلکہ اس نام کے سترہ یا ستائیں سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور مابعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اکابر و صلحائے امت کے نام بھی " معاویہ "ہیں

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ اللہ عنہم اور اسماء الرجال کی کتب میں درجنوں نام صحابہ و تابعین, صلحائے امت کے نام " معاویہ "لکھے ہیں .

علامہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الاصابہ فی تمیز الصحابہ "میں متعدد نام "معاویہ " ذکر کیے ہیں

1۔ حضرت معاویہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت معاویہ بن حزن رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت معاویہ بن درہم رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت معاویہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت معاویہ بن زہرہ رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت معاویہ بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت معاویہ بن معبد رضی اللہ عنہ

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی , جلد 3 ص 524)

علامہ ابن حجر العسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تھذیب التھذیب (اسماء الرجال) میں متعدد نام "معاویہ" ذکر کیے ہیں۔

1۔ حضرت معاویہ بن اسحاق بن طلحہ رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت معاویہ بن جاھمۃ اسلمی رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت معاویہ بن خدیج الکوفی رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت معاویہ بن خدیج بن جفنۃ رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت معاویہ بن الحکم اسلمی رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت معاویہ بن حفص الشعبی رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت معاویہ بن حیدۃ بن معاویہ رضی اللہ عنہ

8۔ حضرت معاویہ بن سَبُرَۃ بن حصین رضی اللہ عنہ

9۔ حضرت معاویہ بن سعید بن شریح رضی اللہ عنہ

10۔ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ (یہ اور صحابی ہیں)

11۔ حضرت معاویہ بن سوید بن مقران المزنی رضی اللہ عنہ

12۔ حضرت معاویہ بن سلمہ بن سلیمان النصیری رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن سلام بن ابی سلام رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن صالح بن حدید رضی اللہ عنہ

15۔ حضرت معاویہ بن صالح الوزیر رضی اللہ عنہ (معاویہ بن عبید اللہ یسار)

16۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن عبد الکریم الثقفی رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ رضی اللہ عنہ

19۔ حضرت معاویہ بن عمرو بن خالد رضی اللہ عنہ

20۔ حضرت معاویہ بن عمرو المُھَلَّب رضی اللہ عنہ

21۔ حضرت معاویہ بن ابو نوفل رضی اللہ عنہ

22۔ حضرت معاویہ بن غلاب رضی اللہ عنہ

23۔ حضرت معاویہ بن قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ

24۔ حضرت معاویہ بن مُزرِّد رضی اللہ عنہ

25۔ حضرت معاویہ بن ھشام رضی اللہ عنہ

26۔ حضرت معاویہ بن یحیٰ الصدفی رضی اللہ عنہ

27۔ حضرت معاویہ بن یحیٰ الدمشقی رضی اللہ عنہ

28۔ حضرت معاویہ بن حکیم بن معاویہ النمیری رضی اللہ عنہ

(تھذیب التھذیب لابن حجر عسقلانی , جلد 8 ص 29)

علامہ عزالدین ابی الحسن ابن اثیر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ "میں نام "معاویہ" ذکر کئے ہیں

1۔ حضرت معاویہ بن ثور بن عبادہ رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت معاویہ بن جاھمہ اسلمی رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت معاویہ بن خدیج السکونی رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت معاویہ بن الحکم الاسلمی رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت معاویہ بن حیدہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت معاویہ بن صخر بن حرب رضی اللہ عنہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

8۔ حضرت معاویہ بن صعصعہ التمیمی رضی اللہ عنہ

9۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن ابی احمد رضی اللہ عنہ

10۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ (آخر) رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت معاویہ بن عیاض الکندی رضی اللہ عنہ

12۔ حضرت معاویہ بن قزمل المحاربی رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن اللیثی رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن محیض الکندی رضی اللہ عنہ

15۔ حضرت معاویہ بن معاویہ المزنی رضی اللہ عنہ

16۔ حضرت معاویہ بن نفیع رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن نوفل رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن الھزلی رضی اللہ عنہ

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر, جلد 4 ص 458)

مزید چند "نام" مختلف کتابوں سے جو ملے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں

1۔ حضرت محمد بن معاویہ علیہ الرحمہ

2۔ حضرت ابو معاویہ الاسود علیہ الرحمہ (حلیۃ الاولیاء)

3۔ حضرت محمد بن معاویہ بن عبد الرحمن الزیادی البصری علیہ الرحمہ

4۔ حضرت محمد بن معاویہ بن یزید الانماطی علیہ الرحمہ

5۔ حضرت محمد بن معاویہ بن اعین النیسابوری علیہ الرحمہ, سکن بغداد ثم مکہ

6۔ حضرت ہارون بن معاویہ علیہ الرحمہ

7۔ یزید بن معاویہ ابو شیبہ الکوفی علیہ الرحمہ

8۔ ابن معاویہ ابو شیبہ الکوفی علیہ الرحمہ

9۔ ابن معاویہ البکاتی علیہ الرحمہ

(تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانی , جلد 7, 9 ص 13 , 434)

10۔ حضرت معاویہ بن انس اسلمی رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت معاویہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (حضور علیہ السلام کے بھتیجے ہیں)

12۔ حضرت معاویہ بن عبد الاسد المخزومی رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن عروہ رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن عفیف رضی اللہ عنہ

15۔ حضرت معاویہ بن مرداس رضی اللہ عنہ

16۔ حضرت معاویہ بن المغیرہ رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن عباس اب ابی طالب رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے)

19۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ افصح رضی اللہ عنہ (محمد بن باقر علیہ الرحمہ کے پوتے)

20۔ حضرت معاویہ بن مسلم رضی اللہ عنہ

21۔ حضرت معاویہ بن مروان رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں)

22۔ حضرت معاویہ بن عمرو الحوذی رضی اللہ عنہ

23۔ حضرت معاویہ بن العذری رضی اللہ عنہ

24۔ حضرت معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ

: نوٹ:ان ناموں میں مکرر نام شامل نہیں ہیں

25۔ حضرت معاویہ بن سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ

26۔ حضرت معاویہ بن حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

27۔ حضرت معاویہ بن محمد رضی اللہ عنہ

28۔ حضرت معاویہ بن صامت رضی اللہ عنہ

29۔ حضرت معاویہ بن حارث علافی سامی رضی اللہ عنہ

30۔ حضرت معاویہ بن مہلب ازدی رضی اللہ عنہ

31۔ حضرت معاویہ بن یزید بن مہلب رضی اللہ عنہ

32۔ حضرت معاویہ بن الثقفی من الاحلاف رضی اللہ عنہ

وہ حضرات جن کی کنیت "معاویہ" ہے

33۔ ابو معاویہ بن شیبان بن عبد الرحمن تمیمی نحوی

34۔ ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ (صحابی)

35۔ ابو معاویہ ضریر کوفی

36۔ ابومعاویہ عباد بن عباد بصری

37۔ ابومعاویہ مغفل بن فضالہ التقبانی المصری

38۔ ابومعاویہ ہیثم بن بشیر بن ابی حازم الواسطی

39۔ ابومعاویہ عبید بن فضیلہ

40۔ ابومعاویہ غسان بن فضل غلافی

41۔ ابومعاویہ عبد اللہ بن معاویہ (سسر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) وغیرہ

(رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ورحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

نوٹ 1: ان مذکورہ ناموں میں صحابی و تابعی کی صراحت نہ ہو سکی۔ اس لئے سب حضرات کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ جو حضرات علمائے کرام واہل علم صاحب ذوق ان ناموں میں صحابی، تابعی، محدثین کا علیحدہ تعارف دیکھنا چاہتے ہوں وہ مذکورہ محولہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں

نوٹ 2: مندرجہ بالا فہرستوں میں چند نام مکرر تھے وہ ہم نے ذکر نہیں کیے۔

(طالب دعا: ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

خاندانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نام "معاویہ" تحقیقی پوسٹ "حوالے اکثر شیعہ کتب سے ہیں

قسط:50 ہشتم (۸)

نبی اقدس صل اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام "معاویہ" تھا اور حضور صل اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پر اسی اسم کو استعمال فرمایا اور اسے تبدیل نہیں فرمایا. لہذا حضور صل اللہ عنہ کا ان اصحاب کے نام "معاویہ" کو تبدیل نہ فرمانا" صحت اسم "کی قوی دلیل ہے. ذیل میں بطور مثال چند ایک صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے اسمائے گرامی "معاویہ" تھے :

1۔ معاویہ بن ثور بن عبادہ بن بکاء العامری البکائی

2۔ معاویہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف

(الاصابه فی تمیز الصحابه لابن حجر , تحت اسمه معاو یه , جلد 3 ص 410)

ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے "الاصابہ" میں بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان "معاویہ" کے نام ذکر کیے ہیں. اسی طرح حافظ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمہ نے "تجرید اسماء الصحابہ" میں بہت سی جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی "معاویہ" نام سے ذکر کی ہے.

(تجریر اسماء الصحابہ, تحت اسماء معاویہ, جلد 2 ص 89, 90)

صاحب "تاج العروس" نے لکھا ہے کہ "معاویہ" نام کے سترہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ پائے جاتے ہیں .

"المسمى بمعاوية سواه من الصحابة سبعة عشر رجلا "

(تاریخ العروس للزبیری, جلد 10 ص 259, 260)

بصورت الزام شیعہ حضرات کی کتب میں "معاویہ" بطور اسماء الرجال :

1۔ معاویہ صحابی رسول

" معاوية بن الحكم اسلمی عده الشيخ فی رجاله من الصحاب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم "

2۔ معاویہ شاگرد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

" معاوية بن صعصعة ابن اخی لاحنف: عده الشيخ فی رجاله من اصحاب امیر المؤمنين "

3۔ معاویہ ہاشمی حضرات میں

" معاوية بن عبد اللہ بن جعفر الطيار: ذاک ولد بعد وفات امیر المؤمنين "

(عمرة الطالب , تحت عقب جعفر طیار , ص 38)_1

(تنقیح المقال (مامقانی) , تحت باب معاو یه , جلد 3 ص 222_2

4۔معاویہ حضرت جعفر صادق علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں

" (الف)_"معاویۃ بن سعید الکندی الکوفی:عدہ الشیخ فی رجالہ تارۃ مثل مافی العنوان فی اصحاب الصادق

(ب)_"معاویۃ بن سلمۃ النضری:عدہ الشیخ من رجالہ الصادق"

(تنقیح المقال (مامقانی) , تحت باب معاو یه , جلد 3 ص 223 , 224)

مندرجہ بالامقامات پر "معاویہ" کانام مستعمل ہے اور اس پر کسی قسم کا طعن معترضین نہیں کیاکرتے توامیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو کیوں طعن کیاجاتاہے اس کی کیاوجہ کیاہے؟

ناظرین کرام نے مذکورہ بالااسماء کو شیعہ کتب سے ملاحظہ فرمایاہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند کانام "معاویہ" تھا۔یہاں ہم ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لیے ایک لطیفہ پیش کرتے ہیں جو شیعہ کے اکابر علماء نے اس مقام پر ذکر کیاہے

چنانچہ کتاب "**عمدۃ الطالب**" میں جمال الدین ابن ابی عنبہ شیعی ذکر کرتے ہیں کہ

"فولد عبد اللّٰہ عشرین ذکرا وقیل اربعۃ وعشرین منھم معاویۃ بن عبد اللہ کان وصی أبیہ وانما سمی معاویۃ لان معاویۃ بن ابی سفیان طلب منہ ذالک.فبذل لہ مائۃ الف درھم وقیل الف الف"

یعنی عبد اللہ کے بیس یا چوبیس لڑکے پیدا ہوئے. ان میں سے ایک کا نام "معاویہ بن عبد اللہ" تھا اور وہ اپنے باپ کے "وصی" تھے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ درھم اور بقول بعض دس لاکھ درھم دیے تا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام "معاویہ" رکھے.

(فلھذا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے اپنے بیٹے کا نام "معاویہ" رکھا).

(عمرۃ الطالب فی انساب ابی طالب, تحت عقب جعفر طیار رضی اللہ عنه, ص 38, طبع ثانی نجف)

حضرت حسنین کریمین کی بہن حضرت بیبی زینب کے ایک بیٹے کا نام معاویہ تھا یاد رہے بیبی صاحبہ کربلا میں موجود تھی -بیبی زینب زوجہ ہے حضرت عبد اللہ بن جعفر کی اللہ نے ان کو بچہ دیا اس کا نام معاویہ رکھا گیا۔۔۔۔

معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب بن عبد المطلب.

(1۔مقاتل الطالبین, ص 81, 111

(2۔عمرۃ الطالب, عقبہ جعفر طیار رضی اللہ عنه, 38

(3۔مجالس المؤمنین, جلد 2 ص 258

(4۔منتھی الآمال, جلد 1 ص 250

(5۔فرق الشیعه, 32

علمائے انساب کے نزدیک

(الف)_ علمائے انساب نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی "رملہ" کا نکاح اور شادی مروان بن حکم کے لڑکے "معاویہ" کے ساتھ ذکر کی ہے. عبارات ذیل ملاحظہ فرمائیں

" وتزوج (معاویة بن مروان بن الحکم) رملة بنت علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ بعد ابی الهیاج عبد اللّٰہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب "

(جمہرۃ انساب العرب لابن حزم , تحت اولاد حکم بن ابی العاص , ص 87)

(ب)_ رملہ بنت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ابوہیاج کے نکاح میں تھیں,اس کے بعد

ثم خلف علیها معاویة بن الحکم بن ابی العاص

(نسب قریش (مصعب زبیری) , تحت ولد علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ , ص 45)

مذکورہ بالا یر دو حوالہ جات سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی "رملہ" کا "معاویہ بن مروان" کے نکاح میں ہونا بین طور پر ثابت ہے. فلہٰذا "معاویہ" کا نام قابل طعن و تشنیع نہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ائمہ کرام کی اولاد, رشتہ داروں, تلامذہ اور خدام وغیرہ میں "معاویہ" کا نام مروج و مستعمل ہے. ان حقائق کے بعد "حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما" کے نام پر اعتراض و طعن قائم کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا. انصاف درکار ہے

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ)

عظمتِ نام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ اور "معاویہ" نام کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگانِ دین

قسط:48 حصہ ششم

یہ بھی حقیقت ہے کہ " معاویہ "نام صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہی نہیں بلکہ اس نام کے سترہ یا ستائیں سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور مابعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اکابر و صلحائے امت کے نام بھی " معاویہ "ہیں

سیرت صحابہ کرام رضی اللہ اللہ عنہم اور اسماء الرجال کی کتب میں درجنوں نام صحابہ و تابعین, صلحائے امت کے نام " معاویہ "لکھے ہیں

علامہ احمد بن علی بن حجر العسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں متعدد نام "معاویہ" ذکر کیے ہیں

1. حضرت معاویہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

2. حضرت معاویہ بن حزن رضی اللہ عنہ

3. حضرت معاویہ بن درھم رضی اللہ عنہ

4. حضرت معاویہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

5. حضرت معاویہ بن زہرہ رضی اللہ عنہ

6. حضرت معاویہ بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

7. حضرت معاویہ بن معبد رضی اللہ عنہ

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر العسقلانی , جلد 3 ص 524)

علامہ ابن حجر العسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تہذیب التھذیب (اسماء الرجال) میں متعدد نام "معاویہ" ذکر کیے ہیں

1۔ حضرت معاویہ بن اسحاق بن طلحہ رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت معاویہ بن جاھمۃ اسلمی رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت معاویہ بن خدیج الکوفی رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت معاویہ بن خدیج بن جفنۃ رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت معاویہ بن الحکم اسلمی رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت معاویہ بن حفص الشعبی رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت معاویہ بن حیدۃ بن معاویہ رضی اللہ عنہ

8۔ حضرت معاویہ بن سَبْرَۃ بن حصین رضی اللہ عنہ

9۔ حضرت معاویہ بن سعید بن شریح رضی اللہ عنہ

10۔ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ (یہ اور صحابی ہیں)

11۔ حضرت معاویہ بن سوید بن مقران المزنی رضی اللہ عنہ

12۔ حضرت معاویہ بن سلمہ بن سلیمان النصیری رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن سلام بن ابی سلام رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن صالح بن حدید رضی اللہ عنہ

15۔ حضرت معاویہ بن صالح الوزیر رضی اللہ عنہ (معاویہ بن عبید اللہ یسار)

16۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن عبد الکریم الثقفی رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ رضی اللہ عنہ

19۔ حضرت معاویہ بن عمرو بن خالد رضی اللہ عنہ

20۔ حضرت معاویہ بن عمرو المُھَلَّب رضی اللہ عنہ

21۔ حضرت معاویہ بن ابو نوفل رضی اللہ عنہ

22۔ حضرت معاویہ بن غلاب رضی اللہ عنہ

23۔ حضرت معاویہ بن قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ

24۔ حضرت معاویہ بن مُزرِّد رضی اللہ عنہ

25۔ حضرت معاویہ بن ھشام رضی اللہ عنہ

26۔ حضرت معاویہ بن یحیٰ الصدفی رضی اللہ عنہ

27۔ حضرت معاویہ بن یحیٰ الدمشقی رضی اللہ عنہ

28۔ حضرت معاویہ بن حکیم بن معاویہ النمیری رضی اللہ عنہ

(تھذیب التھذیب لابن حجر عسقلانی , جلد 8 ص 29)

علامہ عزالدین ابی الحسن ابن اثیر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ "میں نام " معاویہ "ذکر کئے ہیں

1۔ حضرت معاویہ بن ثور بن عبادہ رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت معاویہ بن جاھمہ اسلمی رضی اللہ عنہ

3۔ حضرت معاویہ بن خدیج السکونی رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت معاویہ بن الحکم الاسلمی رضی اللہ عنہ

5۔ حضرت معاویہ بن حیدہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت معاویہ بن صخر بن حرب رضی اللہ عنہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

8۔ حضرت معاویہ بن صعصعہ التمیمی رضی اللہ عنہ

9۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ بن ابی احمد رضی اللہ عنہ

10۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ (آخر) رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت معاویہ بن عیاض الکندی رضی اللہ عنہ

12۔ حضرت معاویہ بن قزمل المحاربی رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن اللیثی رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن محض الکندی رضی اللہ عنہ

15۔ حضرت معاویہ بن معاویہ المزنی رضی اللہ عنہ

16۔ حضرت معاویہ بن نفیع رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن نوفل رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن الھزلی رضی اللہ عنہ

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر , جلد 4 ص 458)

مزید چند "نام" مختلف کتابوں سے جو ملے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں

1۔ حضرت محمد بن معاویہ علیہ الرحمہ

2۔ حضرت ابو معاویہ الاسود علیہ الرحمہ (حلیۃ الاولیاء)

3۔ حضرت محمد بن معاویہ بن عبد الرحمن الزیادی البصری علیہ الرحمہ

4۔ حضرت محمد بن معاویہ بن یزید الانماطی علیہ الرحمہ

5۔ حضرت محمد بن معاویہ بن اعین النیسابوری علیہ الرحمہ, سکن بغداد ثم مکہ

6۔ حضرت ہارون بن معاویہ علیہ الرحمہ

7۔ یزید بن معاویہ ابو شیبہ الکوفی علیہ الرحمہ

8۔ ابن معاویہ ابو شیبہ الکوفی علیہ الرحمہ

9۔ ابن معاویہ البکاتی علیہ الرحمہ

(تھذیب التھذیب لابن حجر عسقلانی , جلد 7, 9 ص 13 , 434)

10۔ حضرت معاویہ بن انس اسلمی رضی اللہ عنہ

11۔ حضرت معاویہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (حضور علیہ السلام کے بھتیجے ہیں)

12۔ حضرت معاویہ بن عبد الاسد المخزومی رضی اللہ عنہ

13۔ حضرت معاویہ بن عروہ رضی اللہ عنہ

14۔ حضرت معاویہ بن عفیف رضی اللہ عنہ

16۔ حضرت معاویہ بن مرداس رضی اللہ عنہ

17۔ حضرت معاویہ بن المغیرہ رضی اللہ عنہ

18۔ حضرت معاویہ بن یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ

19۔ حضرت معاویہ بن عباس اب ابی طالب رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے)

20۔ حضرت معاویہ بن عبد اللہ افصح رضی اللہ عنہ (محمد بن باقر علیہ الرحمہ کے پوتے)

21۔ حضرت معاویہ بن مسلم رضی اللہ عنہ

22۔ حضرت معاویہ بن مروان رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں)

23۔ حضرت معاویہ بن عمرو الحوذی رضی اللہ عنہ

24۔ حضرت معاویہ بن العذری رضی اللہ عنہ

25۔ حضرت معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ

: نوٹ: ان ناموں میں مکرر نام شامل نہیں ہیں

26۔ حضرت معاویہ بن سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ

27۔ حضرت معاویہ بن حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

28۔ حضرت معاویہ بن محمد رضی اللہ عنہ

29۔ حضرت معاویہ بن صامت رضی اللہ عنہ

30۔ حضرت معاویہ بن حارث علافی سامی رضی اللہ عنہ

31۔ حضرت معاویہ بن مہلب ازدی رضی اللہ عنہ

32۔ حضرت معاویہ بن یزید بن مہلب رضی اللہ عنہ

33۔ حضرت معاویہ بن الثقفی من الاحلاف رضی اللہ عنہ

وہ حضرات جن کی کنیت "معاویہ" ہے

34۔ ابو معاویہ بن شیبان بن عبد الرحمن تیمی نحوی

35۔ ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ (صحابی)

36۔ ابو معاویہ ضریر کوفی

37۔ ابو معاویہ عباد بن عباد بصری

38۔ ابو معاویہ مفضل بن فضالہ القتبانی المصری

39۔ ابو معاویہ ہشیم بن بشیر بن ابی حازم الواسطی

40۔ ابو معاویہ عبید بن فضیلہ

41۔ ابو معاویہ غسان بن فضل غلافی

42۔ ابو معاویہ عبد اللہ بن معاویہ (سسر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) وغیرہ

(رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین و رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

نوٹ 1: ان مذکورہ ناموں میں صحابی و تابعی کی صراحت نہ ہو سکی. اس لئے سب حضرات کا تذکرہ کر دیا گیا ہے. جو حضرات علمائے کرام و اہل علم صاحب ذوق ان ناموں میں صحابی, تابعی, محدثین کا علیحدہ تعارف دیکھنا چاہتے ہوں وہ مذکورہ محولہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں .

نوٹ 2: مندرجہ بالا فہرستوں میں چند نام مکرر تھے وہ ہم نے ذکر نہیں کیے .

(طالب دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

عظمتِ نامِ "معاویہ" اور "معاویہ" نام کے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگان دین

قسط:49 حصہ ہفتم (۷)

جن کے حسب و نسب میں "معاویہ" نام آیا ہے

اس طرح کے متعدد انساب ہیں جن میں تلاش کیا جائے تو درجنوں "معاویہ" نام ملتے ہیں یہاں صرف مثال کے لیے ایک نسب نامہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس میں چار "معاویہ" نام آتے ہیں .

" قتیلہ بن قیس کا نسب نامہ "

قتیلہ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن مرقع بن کندہ

کندہ یمن کا مشہور قبیلہ ہے. کہتے ہیں کہ پاکستان میں گندیاں شہر اسی کی طرف منسوب ہے

" حضور صل اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی کا نام "معاویہ

حضور صل اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچازاد حارث کے بیٹے کا نام "معاویہ" تھا. جو کہ قریشی, ہاشمی اور صحابی رسول صل اللہ علیہ وسلم تھے

" حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام "معاویہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد کا نام "معاویہ" تھا. جو کہ مروان کے بیٹے تھے. ان کے نکاح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی رملہ تھیں .

" حضور صل اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایک مسجد کا نام "معاویہ

حضور صل اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک مسجد کا نام "بنو معاویہ" تھا. اس مسجد میں حضور صل اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی قبول ہوئی تھی. (براویت صحیح مسلم , کتاب الفتن)

" ایک صحابیہ عورت نام "معاویہ

قبیلہ نبی خزرج سے تعلق رکھنے والی "معاویہ بنت العجلان رضی اللہ عنہا" جو کہ مشہور انصاری صحابی حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں. حضرت رافع رضی اللہ عنہ انصار میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی ہیں

معاویہ "قبیلہ کانام "

مدینہ طیبہ شریف میں "معاویہ "نامی ایک مستقل قبیلہ حضور صل اللہ علیہ وسلم کے دور سے آباد تھا. جس سے تعلق رکھنے والے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر بن عتیک رضی اللہ عنہ ہیں. اور قارئِ امت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان کا تعلق بھی "بنی معاویہ "قبیلہ سے تھا

" شیعوں,رافضیوں کے باپ کانام "معاویہ

شیعہ لوگ فقہ میں جن کو اپنا امام مانتے ہیں یا ان کے فقہ کے گویا چار ستون جن کو سمجھا جاتا ہے ان میں سے بھی ایک کے باپ کانام "معاویہ "ہے یعنی "زرارہ... ابوالبصر... محمد بن مسلم... بریدہ بن معاویہ

" کیسانیہ فرقہ کے امام کے باپ کانام "معاویہ

شیعہ کا کیسانیہ فرقہ جسے اپنا امام مہدی منتظر مانتا ہے اس کے والد کانام "معاویہ "ہے... یعنی... عبد اللہ بن معاویہ. (تحفہ شیعہ , غلام دستگیر , ص 155)

" شیعانِ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو معاویہ

معاویہ بن عبد الکریم اہل بیت کے شیعوں میں سے تھے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے حمایتی و خوشہ چینوں میں سے تھے. "ابو معاویہ الشیبانی "غالی قسم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ میں سے تھے یعنی کہ ان کے زبردست حامی اور صحبت یافتہ تھے

معاویہ" نام رکھنے پر دس (10) لاکھ انعام "

لغت کی کتاب "تاج العروس القاموس, فصل العین "میں ہے کہ عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو انہوں نے اس کا نام "معاویہ" رکھا. جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دس (10) لاکھ درھم بطور انعام "عبد اللہ" کو دیئے۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دنیا میں ایک تھے

یوں گنتے جائیں تو "معاویہ" نام اور بھی بہت ملیں گے. لیکن کام اور نام کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے اوصاف و کمالات میں یکتا تھا یکتا ہے. نہ ایسا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوئی اور تھے نہ ہو گیں۔

حالی! بس اب نہیں یہاں سننے کی تاب باقی

مانا کہ بہت کچھ وسعت تیرے سخن میں ہے

~~~~~~~~~~

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)
~~~~~~~~~~

خاندانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نام "معاویہ" تحقیقی پوسٹ، حوالے اکثر شیعہ کتب سے ہیں

قسط:50 ہشتم (۸)

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام "معاویہ" تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پر اسی اسم کو استعمال فرمایا اور اسے تبدیل نہیں فرمایا۔ لہذا حضور صلی اللہ عنہ کا ان اصحاب کے نام "معاویہ" کو تبدیل نہ فرمانا "صحت اسم" کی قوی دلیل ہے۔ ذیل میں بطور مثال چند ایک صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے اسمائے گرامی "معاویہ" تھے

1۔ معاویہ بن ثور بن عبادہ بن بکاء العامری البکائی

2۔ معاویہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر , تحت اسم معاویہ , جلد 3 ص 410)

ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے "الاصابہ" میں بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان "معاویہ" کے نام ذکر کیے ہیں. اسی طرح حافظ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمہ نے "تجرید اسماء الصحابہ" میں بہت سی جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی " معاویہ "نام سے ذکر کی ہے.

(تجرید اسماء الصحابہ , تحت اسماء معاویہ , جلد 2 ص 89 , 90)

صاحب "تاج العروس" نے لکھا ہے کہ "معاویہ" نام کے سترہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ پائے جاتے ہیں

المسمی بمعاویۃ سواہ من الصحابۃ سبعۃ عشر رجلا "

" (تاریخ العروس للزبیدی , جلد 10 ص 259 , 260)

بصورت الزام شیعہ حضرات کی کتب میں "معاویہ" بطور اسماء الرجال

1۔ " معاویۃ بن الحکم اسلمی عدہ الشیخ فی رجالہ من الصحاب رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم "

2۔ معاویہ شاگرد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

3۔ " معاویۃ بن صعصعۃ ابن اخی لاحنف: عدہ الشیخ فی رجالہ من اصحاب امیر المؤمنین "

معاویہ ہاشمی حضرات میں

" معاویۃ بن عبد اللہ بن جعفر الطیار: ذاک ولد بعد وفات امیر المؤمنین "

عمدۃ الطالب , تحت عقب جعفر طیار , ص 38

تنقیح المقال (مامقانی) , تحت باب معاویہ , جلد 3 ص 222

معاویہ حضرت جعفر صادق علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں

" (الف)_"معاویۃ بن سعید الکندی الکوفی: عدی الشیخ فی رجالہ تارۃ مثل مافی العنوان فی اصحاب الصادق

(ب)_"معاویۃ بن سلمۃ النضری: عدہ الشیخ من رجالہ الصادق"

(تنقیح المقال (مامقانی) , تحت باب معاویہ , جلد 3 ص 223 , 224)

مندرجہ بالا مقامات پر "معاویہ" کا نام مستعمل ہے اور اس پر کسی قسم کا طعن معترضین نہیں کیا کرتے تو امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو کیوں طعن کیا جاتا ہے اس کی کیا وجہ کیا ہے ؟

ناظرین کرام نے مذکورہ بالا اسماء کو شیعہ کتب سے ملاحظہ فرمایا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند کا نام "معاویہ" تھا۔ یہاں ہم ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لیے ایک لطیفہ پیش کرتے ہیں جو شیعہ کے اکابر علماء نے اس مقام پر ذکر کیا ہے

فولد عبداللہ عشرین ذکرا وقیل اربعۃ وعشرین منھم معاویۃ بن عبداللہ کان وصی أبیہ وانما سمی معاویۃ لان معاویۃ بن ابی سفیان طلب منہ ذالک . فبذل لہ مائۃ الف درھم وقیل الف الف

چنانچہ کتاب "عمدۃ الطالب" میں جمال الدین ابن ابی عنبہ شیعی ذکر کرتے ہیں کہ یعنی عبد اللہ کے بیس یا چوبیس لڑکے پیدا

ہوئے۔ ان میں سے ایک کانام "معاویہ بن عبد اللہ" تھااور وہ اپنے باپ کے "وصی" تھے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ درھم اور بقول بعض دس لاکھ درھم دیے تاکہ وہ اپنے بیٹے کانام "معاویہ" رکھے

(فلہذا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اسی وجہ سے اپنے بیٹے کانام "معاویہ" رکھا)

(عمدۃ الطالب فی انساب ابی طالب , تحت عقب جعفر طیار رضی اللہ عنہ , ص 38 , طبع ثانی نجف)

حضرت حسنین کریمین کی بہن حضرت بیبی زینب کے ایک بیٹے کانام معاویہ تھا یاد رہے بیبی صاحبہ کربلا میں موجود تھی -بیبی زینب زوجہ ہے حضرت عبد اللہ بن جعفر کی اللہ نے ان کو بچہ دیا اس کانام معاویہ رکھا گیا۔۔۔۔

معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب بن عبد المطلب

مقاتل الطالبین , ص 81 , 111

عمدۃ الطالب , عقبہ جعفر طیار رضی اللہ عنہ , 38

مجالس المؤمنین , جلد 2 ص 258

منتھی الآمال , جلد 1 ص 250

فرق الشیعہ , 32

علمائے انساب کے نذدیک

(الف) علمائے انساب نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی "رملہ" کانکاح اور شادی مروان بن حکم کے لڑکے "معاویہ" کے ساتھ ذکر کی ہے۔ عبارات ذیل ملاحظہ فرمائیں

" وتزوج (معاوية بن مروان بن الحكم) رملة بنت علی بن ابی طالب رضی الله عنه بعد ابی الهیاج عبدالله بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب "

(جمهرة انساب العرب لابن حزم , تحت اولاد حکم بن ابی العاص , ص 87)

(ب) رملہ بنت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ابوہیاج کے نکاح میں تھیں, اس کے بعد

" ثم خلف علیها معاوية بن الحكم بن ابی العاص "

"(نسب قریش (مصعب زبیری) , تحت ولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ , ص 45)

مذکورہ بالا یہ دو حوالہ جات سے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی "رملہ" کا "معاویہ بن مروان" کے نکاح میں ہونا بین طور پر ثابت ہے. فلہذا "معاویہ" کا نام قابل طعن و تشنیع نہیں

مختصر یہ ہے کہ ائمہ کرام کی اولاد, رشتہ داروں, تلامذہ اور خدام وغیرہ میں "معاویہ" کا نام مروج و مستعمل ہے. ان حقائق کے بعد "حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما" کے نام پر اعتراض و طعن قائم کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا. انصاف درکار ہے

(طالب دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم میں "معاویہ" نام اور لفظ "معاویہ" کے معنیٰ پر عمدہ تحریر

قسط: 51 حصہ نہم (۹)

حضرت مولا علی رضی للہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار رضی للہ عنہ کے پوتے اور حضرت امام حسن رضی للہ عنہ کے بھتیجے کا نام "معاویہ" تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد نمبر سوم حصّہ پنجم و ششم صفحہ نمبر 292 مترجم اردو مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

خدارا بغض امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں مبتلا لوگو معاویہ نام کو برا بھلا کہنے والو معاویہ نام کے غلط معنیٰ بتانے والو اور کچھ نہیں نسبت صحابیت کا تمہیں پاس نہیں تو نسبت اہلبیت رضی اللہ عنہم کا خیال کرلو حضرت مولا علی رضی للہ عنہ کے

بھائی حضرت جعفر طیار رضی للہ عنہ کے پوتے اور حضرت امام حسن رضی للہ عنہ کے بھتیجے کا نام "معاویہ رضی اللہ عنہ" تھا اس نسبت کا ہی خیال کرو۔

لفظ "معاویہ" کا معنی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معاویہ رات کے آخری پہر میں آسمان پر چمکنے والے ستارے کا نام ہے کہ جس کے طلوع ہونے پر کتے بھونکنا شروع کر دیتے ہیں اور کتوں کی عادت ستاروں کو دیکھ کر بھونکنا ہے۔

(لسان العرب جلد 15 صفحہ 108)

حضرت مولا علی رضی للہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار رضی للہ عنہ کے پوتے اور حضرت امام حسن رضی للہ عنہ کے بھتیجے کا نام "معاویہ رضی للہ عنہ" تھا۔

(طبقات ابن سعد جلد نمبر سوم حصّہ پنجم و ششم صفحہ نمبر 292 مترجم اردو مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی، چشتی)

خدا را بغض امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں مبتلا لوگو معاویہ نام کو برا بھلا کہنے والو معاویہ نام کے غلط معنیٰ بتانے والو اور کچھ نہیں نسبت صحابیت کا تمہیں پاس نہیں تو نسبت اہلبیت رضی اللہ عنہم کا خیال کر لو حضرت مولا علی رضی للہ عنہ کے

بھائی حضرت جعفر طیار رضی للہ عنہ کے پوتے اور حضرت امام حسن رضی للہ عنہ کے بھتیجے کا نام "معاویہ" تھا اس نسبت کا ہی خیال کرو۔

یاد رہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں یقیننا ستارے کو دیکھ کر کتے ہی بھونکتے۔

تاریخ کی کتب اور شیعہ کی کتب کا مطالعہ کریں تو نام "معاویہ" صرف حضرت امیر معاویہ رضی للہ عنہ کا ہی نہیں بلکہ اور بھی کافی اشخاص خاص طور پر اہل بیت رضی اللہ عنہم میں بھی کافی لوگوں کا نام معاویہ تھا۔ مگر افسوس کہ شیعہ حضرات اپنی کتب ہی نہیں پڑھتے تو ان بے چاروں کو کیا معلوم معاویہ نام کتنا مقدس و محترم ہے۔ انہیں تو صرف طعن و تشنیع کرنا ہی آتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

(طالبِ دعا و دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

نام "معاویہ" کا معنیٰ اور نام "معاویہ" رافضیوں کے گھر سے ہی ثبوت

قسط:52 حصہ دہم (۱۰)

ویسے آج کل کے روافض کو نام "معاویہ" سے سخت نفرت ہے اور یہ لوگ نام "معاویہ" کو معاذاللہ گالی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جب ان روافض کی کتب رجال کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان میں بھی کئی "معاویہ" نام کے لوگ ملتے ہیں جن کو روافض نے ائمہ اہل بیت علیہم الرحمہ کے اصحاب میں شمار کر رکھا ہے۔

ویسے تو اس بارے میں نام کی فہرست کافی بڑی ہے لیکن ہم چند نام روافض کے علامہ حلی کی کتاب "خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال" سے پیش کرتے ہیں:

1۔ معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ خباب بن عبد اللہ الدھنی یہ رافضی حدیث میں ثقہ مامون راوی ہے اور یہ امام ابو عبد اللہ (جعفر صادق) امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم) علیہما الرحمہ سے روایت کرنے والا تھا۔

[خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال ص 272 رقم 995]

2۔ معاویہ بن وہب البجلی ابوالحسن یہ رافضی حدیث میں ثقہ راوی ہے اور یہ امام ابوعبد اللہ (جعفر صادق) اور امام ابوالحسن (موسی کاظم) علیہما الرحمہ سے روایت کرنے والا تھا۔

[خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال ص 273 رقم 996]

3۔ معاویہ بن حکیم بن معاویہ بن عمار الدھنی یہ رافضی حدیث میں ثقہ ہے اور نجاشی کے مطابق یہ امام علی رضا علیہ الرحمہ کے اصحاب میں سے تھا۔

[خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال ص 273 رقم 997]

اب روافض کو چاہیے یا ان اصحاب کو گالی دیا کریں نام کی وجہ سے یا ان اصحاب کی محبت میں اپنے اولاد کے نام "معاویہ" رکھیں۔

نوٹ: ہم نے صرف "خلاصۃ الاقوال فی معرفۃ الرجال" کی عربی عبارات کے مفہوم بیان کیے ہیں باقی عربی عبارات کا ترجمہ کرنا ہمارا مقصود نہیں تھا .

معاویہ" کے کیا معنی ہیں ؟؟؟؟"

(بھونکنے والا کتا یا کتوں کو بھونکانے والا)

بعض حضرات امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "معاویہ" کا مطلب ہے " بھونکنے والا کتا". العیاذ باللہ

اور خاص کر "شیعہ توسب" نامی ایرانی پیج پر اکثر یہ بات سامنے آتی ہے

اور کمنٹس کرنے والے شیعہ حضرات خوب ہنستے ہیں اور لوٹ پوٹ ہوتے ہیں

ویسے اگر معاویہ کے یہی معنی ہیں تو چاہئے تھا کہ معاویہ نام امامیہ کے ہاں متروک ہوتا. حالانکہ امامیہ کے ہاں معاویہ نام کے بڑے بڑے محدثین گزرے ہیں

مثلاً اصحاب سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں

1۔ معاویہ بن حارث

2۔ معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر طیار

اصحاب جعفر صادق رحمہ اللہ میں

معاویہ بن سعید گندی -1

معاویہ بن سلمہ نضری-2

معاویہ بن سوادہ کنانی -3

ہم قطعالب کشائی کی جسارت نہیں کریں گے... شیعہ حضرات ہی جواب عنایت کریں تو زیادہ مناسب ہوگا کہ امامیہ میں معاویہ نامی محدثین کے نام کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

قاعدہ ہے "زیادۃ اللفظ تفید زیادۃ المعنی". یعنی لفظ کے بڑھنے سے معنی بھی بڑھ جاتا ہے

"جیسے عاجز (ثلاثی مجرد سے اسم فاعل) کے معنی ہیں "ہارنے والا

"اور معاجز (ثلاثی مزید باب مفاعلہ سے اسم فاعل) کے معنی ہے "دوسرے کو ہرانے والا

اسی طرح عاوی (ثلاثی مجرد سے اسم فاعل) کے معنی ہے بھونکنے والا کتا

لیکن معاوی (باب مفاعلہ ثلاثی مزید) کے معنی ہے "بھونکانے والا, کتوں کو بھونکانے والا

دراصل معاویۃ باب مفاعلہ سے اسم فاعل ہے. جس کے آخر میں "ۃ" مبالغہ کی بڑھائی گئی ہے. جیسے علامہ کے آخر میں "ۃ" مبالغہ کی بڑھائی گئی ہے

اس کا مادہ "عوی" ہے. (ع و ی، لفیف مقرون). جس کا معنی ہے "بھونکنا". جب یہ ثلاثی مجرد کے باب میں استعمال ہوتا ہے (عاوی) تو اس کے معنی ہیں "بھونکنے والا لیکن جب یہی مادہ (ع و ی) باب مفاعلہ میں استعمال کیا جاتا ہے تو پھر اس کا معنی بھونکنے والے کے نہیں رہتا۔

یعنی جب ثلاثی مجرد تھا تو لازم تھا (بمعنی بھونکنے والا). اب جب ثلاثی مزید باب مفاعلہ میں استعمال ہوا تو متعدی ہو گیا "(بمعنی بھونکانا) تو معاویہ کا معنی ہوا" کتوں کو بھونکانے والا۔

اور واقعی تقریبا 1400 سال سے کاتب وحی, رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ بن سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا اعلی ترین مقام کتوں کو بھونکا رہا ہے۔

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

اسمِ "معاویہ" کی لغوی تحقیق

اور موجودہ رافضیوں کے لمحہ فکریہ

قسط: 53 حصہ یازدہم (۱۱)

لفظ "**معاویہ**" بروزن مفاعلہ ہے. باب مفاعلہ سے حروف اصلی کے اعتبار سے اس کا مادہ "عوی" ہے

1۔ معاویہ: ایک ستارہ کا نام ہے

2۔ معاویہ: چاند کی منازل میں سے ایک منزل کا نام ہے

3۔ معاویہ "ایسا سخت پتھر جو زمین میں دھنسا ہوا ہو "

4۔ معاویہ "عالم شباب میں قوت سے مد مقابل کا پنجہ مروڑ ڈالنا "

5۔ معاویہ "تیس برس کی جوانی کی عمر کو پہنچنا "

6۔ معاویہ "کسی کی مدافعت کرنا "

7۔ معاویہ "حمایت یا جنگ وغیرہ کے لیے لوگوں کو بلا جمع کرنا "

8۔ معاویہ "کسی چیز کو موڑنا یا مروڑنا, خم دینا "

9۔ معاویہ "آواز دیکر پکارنا, بھیڑیا کا آواز نکالنا, کتے وغیرہ کع بھونکانا "

10۔ معاویہ "شیر کی آواز, للکار "

حوالہ جات: 1 (لسان العرب , جلد 15 ص 107 سے 112)

(القاموس الوحید , ص 1145 , منتهى الادب , تاج العروس)

لغوی تحقیق کے مطابق لفظ "**معاویہ**" کے مندرجہ بالا معانی ہی اخذ ہوتے ہیں اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں. تا کہ ایک لغوی معنی کی اصل سمجھ آجائے. اور دوسرا ہمارا مدعا "اسم معاویہ" کا حقیقی مفہوم بھی عوام الناس کے سامنے آسکے تا کہ وہ شیعت, رافضیت کے غلیظ اور غلط پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوسکیں. اور شیعہ, رافضیوں کی حضور صل اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے نفرت وعداوت کا مزید اندازہ بھی کر سکیں پہلے یہ ذہن نشین فرمالیں

عربی زبان بڑی وسیع زبان اور اس میں ایک چیز کے کئی نام و معنی ہیں اور پھر الفاظ وہ ہیں جن کا "مصدر" بھی ہوتا ہے. جس سے لفظ نکلتا ہے اور نکلنے والے لفظ کو مشتق کہتے ہیں. پھر اشتقاق شدہ جو الفاظ ہوں ان کے مختلف صیغے مختلف ابواب. مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں. جن کی وجہ سے معانی و مفاہیم بدلتے رہتے ہیں چونکہ عام لوگوں کو لغت (

گرائمر) کے ان اصولوں اور پچیدگیوں کے بارے میں علم نہیں ہوتا تو ان کے سامنے جب کسی لفظ کا معنی یا مفہوم جو بھی بیان کردیا جائے تو وہ اس پر یقین کر لیتے ہیں یا ظاہری معنی مراد لیکر اسی پر اکتفا کر لیا جاتا ہے تحقیق نہیں کرتے کہ واقعی اس کا معنی بنتا بھی ہے کہ نہیں۔

حالانکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ کا معنی عمومی طور پر مشہور کچھ ہوتا ہے اور حقیقتاً کچھ اور ہوتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ کا ابتدائی معنی تو اچھا ہوتا ہے مگر الفاظ اور صیغہ یا ابواب کی ہیئت بدلنے سے معنی بھی عجیب اور بدل جاتا ہے جیسے "علی" علو سے ہے بمعنی بلندی کے جب کہ علوًا مصدر سے اس کے معنی "بلندی" کے بھی ہیں اور سرکشی، ظلم، اور زیادتی، غرور، کے بھی ہیں۔

(المعجم القرآن، ص 316)

اب کوئی بے وقوف یہ کہنا شروع کر دے کہ معاذاللہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ" کے نام کے معنی سرکشی ظلم و غرور کے ہیں اور معاذاللہ وہ بھی ایسے تھے۔ (استغفراللہ) تو ہر صاحب عقل و ذی شعور یہ کہے گا کہ یہ یا جہالت ہے یا ضلالت ہے

اسی طرح لفظ "معاویہ رضی اللہ عنہ" کے معنی کی بھی تفصیلات ہیں

نجفی ملعون، شیعہ اور رافضیوں نے وہ معنی تو مشہور کر دیئے جن سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہانت، تحقیر محسوس ہوتی ہو۔ جو معانی شان و شوکت، قوت و سطوت والے ہیں جو کہ اسم با مسمیٰ کے طور پر بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے ثابت ہیں ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بددیانتی ہو سکتی ہے۔ پھر بات انسان کی ہو رہی ہو تو "معنی" اس کا خیال رکھ کر ہی مراد لیا جائے گا۔

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاعِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

نام "معاویہ" سے جلنے اور اعتراض کرنے والوں کے لیے "معاویہ" نام کی مسجد کا سن ڈوب مرنے کا بہترین موقعہ

قسط:54 حصہ دوازدھم (۱۲)

محترم قارئین کرام: مسجد اجابہ (مسجد بنو معاویہ) (مدینہ منورہ) اسے مسجد بنی معاویہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انصار کے ایک قبیلہ بنو معاویہ بن مالک بن عوف کے محلہ میں واقع ہے۔ اس کو "مسجد اجابہ" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اس میں تین دعائیں فرمائی تھیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔ اب یہ مسجد بقیع کی شمالی جانب 385 میٹر کے فاصلے پر شاہ فیصل روڈ (جسے "شارع ستین" بھی کہا جاتا ہے) کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ مسجد نبوی کی دوسری توسیع سے اس کا فاصلہ 580 میٹر ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بأسهم بينهم فَمَنَعَنِيهَا ۔

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ بنی معاویہ پر گزرے اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی حضور نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں اس نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے منع فرمادیا میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ عطا فرمادیا، میں نے سوال کیا کہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ بھی عطا فرمادیا، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو مجھے اس سوال سے منع فرمادیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر: 2890، صفحہ 332، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

(صحیح مسلم مترجم جلد نمبر صفحہ نمبر 392 ، 393 چشتی)

(شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ ، ۷۵۹/۷)

دوسری روایت: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ ۔

ترجمہ: عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے ہمراہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی ایک جماعت کے ساتھ آئے اور آپ مسجدِ بنی معاویہ کے قریب سے گزرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث نمبر: 2890، صفحہ 332، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مساجد سے جلنے والے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضی کہتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مسجدیں بنانا کہاں جائز ہے؟

ان سے صرف اتنا کہونگا تمہارے والد، تمہارے پیر کے نام پر مسجد بنائی جائے جس کے بارے میں کوئی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ جنت میں ہے یا خمینی کے ساتھ۔ اگر ہے کوئی سنیوں کے لبادہ میں چھپا رافضی تو وہ میدان میں آئے اور قسم اٹھائے کہ وہ جنت میں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ قسم ایسے اٹھائے جیسے میں کہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ قسم کھلانے والے کی نیت کے لحاظ سے قسم ہو گی۔

(شرح صحیح مسلم علاّمہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ۔ ٤/٥٨٣ چشتی)

اور امید ہے کہ ایسا کوئی غالی قسم کا رافضی بھی آپ کو نہیں ملے گا جو ایسی قسم اٹھائے لیکن الحمد للہ ہم مسلمانوں کے نزدیک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنت الفردوس میں ہیں اور ہمارا ایمان ہے کیونکہ وہ صحابی رسول ہیں۔ جہاں تک نیم رافضیوں کا یہ کہنا ہے کہ مسجدوں کے نام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رکھنا کہاں جائز ہے تو ان سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کو کوئی بتائے کہ صحیح مسلم میں حدیثِ پاک موجود ہے۔

شاید اس میں کسی کو اشکال ہو کہ جی بنو معاویہ کے نام سے کوئی مسجد نہیں تھی۔ تو گزارش ہے کہ امام ابن العربی (متوفی۔ ۵۴۳) رحمۃ اللہ علیہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں کہ یہ مدینۃ السلام ہے جو کہ خلافت بنی عباس کا دارالخلافہ ہے۔ بنو عباس اور بنو امیہ کے درمیان جو دشمنی رہی ہے وہ لوگوں پر قطعاً مخفی نہیں۔ مگر اس کے باوجود بنی عباس بغداد کی مساجد کے دروازوں پر واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ابوبکر۔ ثم عمر۔ ثم عثمان۔ ثم علی۔ ثم معاویۃ خال المومنین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کے ظاہری وصال مبارک بعد دنیاجہاں کے تمام لوگوں میں افضل اور بہتر سیدنا ابوبکر پھر سیدنا عمر پھر سیدنا عثمان پھر سیدنا مولی علی اور پھر تمام اہل ایمان مسلمانوں کے ماموں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنھم اجمعین ہیں۔

(العواصم من القواصم۔۲۱۳ طبع المكتبة السلفية القاهرة)

یہ سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضی کہتے ہیں: جی ان کی (سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) شانوں پر ترانے اور قصیدے پڑھے خدا کے لیے ہمیں بتادو تیرہ سو سال میں ہم نے یہ عقیدہ اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔

جواب : امام الاجری رحمة اللہ علیہ (المتوفی ۳۶۰) نے الشریعة۔۵۵۸/۳ . میں

امام ابن عساکر رحمة اللہ علیہ (المتوفی ۵۷۱) نے تاریخ دمشق ۵۵/۵۹ پر ۔

(.امام جوزقانی رحمة اللہ علیہ (المتوفی ۵۴۳) نے الاباطیل والمناکیر . ۱۷۹

پر فضائل بیان کیے ہیں تو کیا یہ محدثین سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کے کلاس فیلو تھے جو ان اندھوں کو نظر نہیں آئے ان کی کتب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔

اے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیو تم مسجدِ معاویہ بنانے کی بات کرتے ہو؟؟؟ ارے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم نے تو مسجدِ معاویہ میں نماز بھی ادافرمائی ہے۔

شارح بخاری امام ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمہ روایت نقل کرتے ہیں: عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اَنّ النّبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: صلّي في مسجد بـنى معاو يـة

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّمنے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادافرمائی

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر : 89، جلد 4، صفحہ 403، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، چشتی)

کیا فتویٰ لگاؤ گے سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیو ان صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم پر جنہوں نے مسجدِ بنو معاویہ بنائی ؟

اور پھر حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے خود اپنی زبان سے مسجد کا نام بنو معاویہ بتایا- اور کیا فتویٰ لگاؤ گے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم پر کہ جنہوں نے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادا فرمائی اور دعا کی ؟

اور نیم رافضی کہتے ہیں کہ 1400 کی تاریخ میں کس "ولی بزرگ" نے مسجدِ معاویہ بنائی ؟ ارے جاھلو بتاؤ کیا صحابہ کرام علیھم الرضوان سے بھی بڑا کوئی "ولی بزرگ" ہو سکتا ہے ؟

تو دیکھ لو وہ ولی بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے جنہوں نے مسجد بنو معاویہ بنائی.... کوئی "عبد اللہ ابنِ سبا" یا "ابو لؤلؤ فیروز" تو بنانے سے رہے۔ اگر کوئی رافضی چمچا اعتراض کرے کہ یہ مسجد "معاویہ بن ابو سفیان" کے نام پر نہیں تھی بلکہ یہ تو قبیلے کے نام پر تھی.... ؟

تو جناب چلو بنو معاویہ قبیلے کے نام پر تھی۔ مگر مسجدِ معاویہ میں "عالمِ ماکان و مایکون" (جو ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہو گا) کی خبر رکھنے والے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم نے نماز ادا فرمائی تو کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ میرے وصالِ ظاھری کے بعد امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مولا علی شیرِ خدا مشکل کُشا خیبر شکن رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملات ہونگے ؟

لہذا مسجد کا نام بدل دیا جائے تاکہ کوئی "اس مسجدِ معاویہ" کو دلیل بنا کر "مسجدِ معاویہ" بنانا ہی شروع نہ کر دے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کا مسجدِ معاویہ میں نماز ادا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ غیب داں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کو تو مسجدِ معاویہ کے نام سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

لیکن آج کا امتی اُٹھ کر ماتم شروع کر دے کہ ہائے ہائے "امیرِ معاویہ" کے نام پر مسجد کیوں بناتے ہو۔

اس سے ان جاہلوں کا اعتراض بھی رفع ہو گیا جو "معاویہ" نام کا معنٰی بگاڑتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کے نزدیک اگر معاویہ نام کا معنی غلط ہوتا تو ضرور نام بدلتے کیونکہ جب کسی صحابی یا صحابیہ کے نام کا معنی درست نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم فوراً بدل دیتے اور یہ روایات سے ثابت شدہ امر ہے۔

معاویہ رات کے آخری پہر میں آسمان پر چمکنے والے ستارے کا نام ہے جس کے طلوع ہونے پر کتے بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔

(لسان العرب جلد 15، صفحہ 10، مطبوعہ بیروت)

اب سنیوں کے لبادے میں چھپے رافضیوں کا ان صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی فتویٰ لگے گا جنھوں نے مسجدِ بنو معاویہ بنائی ۔ اور اس میں نمازیں پڑھیں۔ حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بھی اعتراض کی زد میں آئیں گے جو "مسجدِ بنو معاویہ" کا نام لیکر حدیث بیان کر رہے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم پر بھی حرف آئے گا کیونکہ انہوں نے مسجدِ بنو معاویہ میں نماز ادا کی اور اور لمبی دعائیں مانگیں۔

ارے سنیوں کے لبادے میں چھپے "خمینی" کے پیروکار رافضیو جب صاحبِ شریعت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم کو مسجدِ بنو معاویہ کے نام سے اعتراض نہیں تو دو ٹکے کے نیم رافضی کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے ؟۔

****

(طالبِ دعا و دعا گو : ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

لفظ "معاویہ" کا معنیٰ اور علامہ تفتازانی کی کتاب "مختصر المعانی" کی عبارت کی توضیح

قسط:55 حصہ سیزدھم (۱۳)

معاویہ "کے نام پر اعتراض "

اعتراض: تم تو معاویہ کی بڑی شان بیان کر رہے ہو حالانکہ معاویہ نام ہی ایسا ہے جو حقارت پر دلالت کر رہا ہے.

آیئے علامہ تفتازانی کی کتاب "مختصر المعانی" کو دیکھیں, آپ رقمطراز ہیں

" او تعظیم او اہانۃ کمافی الالقاب الصالحۃ لذ لک مثل علی و ھرب معاویۃ "

علم (نام) کبھی تعظیم اور اہانت (توہین) پر دلالت کرتا ہے, جیسے کہا جائے "علی" سوار ہوا اور "معاویہ" بھاگ گیا

(مختصر المعانی , ص 71) .

اسی مثال سے علامہ تفتازانی نے صاحب " تلخیص المفتاح " کے قول "او تعظیم او أہانۃ" کی وضاحت کی ہے کہ لفظ " علی" مشتق ہے "علو" سے جو عظمت پر دلالت کر رہا ہے جس کا نام ہی حقارت پر دلالت کرے وہ ذیشان کیسے ہو سکتا ہے ؟

: جواب

"والمتبادر ان المراد بعلی و معاویۃ صاحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیہ من سواء الادب فی حق سیدنا معاویۃ رضی اللہ عنہ والجرأۃ علیہ بمالا یلیق بمنصبہ بل لو حملنا علی غیرھما لم یخل من سوء الادب لما فیہ من الایھام لذا فی دسوقی و تجرید مختصر المعانی" کی مشہور شروح "تجرید" اور "دسوقی" نے علامہ تفتازانی کے اس قول پر گرفت فرمائی ہے اس لئے کہ بظاہر یہی معلوم ہو رہا ہے کہ "علی" اور "معاویہ" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں. یہ کوئی مخفی بات نہیں یعنی بہت واضح روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی پائی جاتی ہے. (دسوقی, تجرید)

علامہ تفتازانی کے منصب کے لائق یہ نہیں تھا کہ اس قسم کی مثال دیتا. اگر "علی" اور "معاویہ" سے مراد عام "علی" اور عام "معاویہ" ہو. یعنی صحابی مراد نہ بھی ہوں تو پھر بھی یہ مثال بے ادبی سے خالی نہیں کیونکہ ان ناموں کو دیکھ کر وہم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناموں کی بھی یہی کیفیت ہے

علامہ تفتازانی علیہ الرحمہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہتے ہیں

"ولیسوا کفارا ولا فسقۃ ولا ظلمۃ لما لھم من التاویل وان کان باطلا فغایۃ الأمر أنھم اخطأ وافی الاجتھاد وذالک لا یوجب التفسیق فضلا عن التکفیر ولھذا منع علی رضی اللہ عنہ اصحابہ من لعن اھل الشام وقال اخواننا بغو علینا "

"(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت کے لوگ) نہ کافر تھے اور نہ ہی فاسق تھے اور نہ ظالم تھے, اسلئے کہ ان کے پاس کوئی نہ کوئی تاویل (یعنی کوئی نہ کوئی وجہ) تھی اگرچہ ان کی تاویل باطل تھی لیکن زیادہ سے زیادہ یہ

ہے کہ ان کی اجتہادی خطا تھی اجتہادی خطاء (پر ثواب ہوتا ہے) سے فسق بھی لازم نہیں آتا چہ جائیکہ کفر لازم آئے اس وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو اہل شام پر لعنت کرنے سے منع فرمادیا تھا کہ وہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں جنہوں نے ہم پر زیادتی کر دی

(شرح مقاصد , المبحث السابع اتفق اهل الحق علی وجوب تعظیم الصحابہ , ص 305)

آئیے! ذرا لغات کو دیکھئے

عوی "الكلب والذئب وابن آوى. کتے کا بھونکنا، بھیڑئیے کا چنگھاڑنا ابن آوی (بھیڑئیے سے چھوٹا درندہ) کا " چنگھاڑنا

صحابی رسول صل اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کو تم صرف "عوی الکلب" سے ماخوذ کر کے کیوں مراد لے رہے ہو؟ کیا تمہیں (عوی الذئب یا عوی ابن آوی یا عوی السبع) نظر نہیں آتا؟ جن میں بہادری کا معنی پایا گیا ہے

کیا بھیڑئیے کی چنگاڑ میں، کیا درندے کی چنگاڑ میں، کیا شیر کی گرج میں بہادری ہے یا نہیں. ہاں! ہاں! "معاویہ" کا معنی بہادر بھی ہے، "معاویہ" کا معنی کمزور بھی ہے

دونوں معانی کو بیک وقت اعتبار کریں تو "اشدآء على الكفار رحمآء بينهم" کی تفسیر نظر آئے گی

جب "عوی" کا معنی باز رکھنا لیا جائے, تو اب مطلب ہو گا کہ "معاویہ" اسے کہا جاتا ہے جو اپنے اجتہاد سے کسی کو غلطی پر دیکھے تو اسے باز رکھنے میں سر دھڑ کی بازی لگا دے. یہ علیحدہ بات ہے کہ اجتہادی خطا ہی کیوں نہ ہو اس پر ثواب تو ہے گناہ نہیں, گرفت نہیں

کیا اہل لسان نے بغیر سوچے سمجھے یوں ہی نام رکھ دیئے ؟ نہیں بلکہ وہ معانی سے باخبر تھے لغت اور گرائمر کے محتاج نہیں. عجمی حضرات عربی سیکھتے ہیں گرائمر پڑھتے ہیں لغات دیکھتے ہیں تو پھر کچھ بات سمجھتے ہیں ان کا عرب لوگوں پر عربی میں زیادہ ماہر ہونے کا کیا مطلب ؟

آیئے چند نام دیکھئے

" **عفان** " اگر یہ "عفن" سے لیں تو اس کا معنی ہو گا "بدبودار" اور معنی ہو گا "خراب, بردبار "

اور اگر "عفو" سے لیں اور الف و نون زائد تان مانیں تو معنی ہو گا "معاف کرنے والا" کیا کوئی شخص تمام "عفان" نامی لوگوں کو "بدبودار یا خراب" ہونے والا معنی دے گا؟ یہ عقل و دانش سے دوری کی بات ہے .

عتبان

عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ "بدری صحابی ہیں. ان کی شان کے مطابق معنی یہ ہو گا: "کسی کی غلطی سرزنش کرنا, " خفگی کرنا" یا معنی یہ ہو گا" کسی کو غلطی پر ملامت کرنا

لیکن یہ معانی صحابی کی شان کے لائق نہیں: "ایک پاؤں پر کودنا, تین ٹانگوں پر چلنا, لنگڑا ہونا, ایک دوسرے سے ناز سے گفتگو کرا, چوکھٹ کو پھلانگ جانا, چوکھٹ پر چمٹے رہنا

عابس بن ربیعہ

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق صحیح معنی یہ ہوگا: "ترش رو ہونا" یعنی آپ رضی اللہ عنہ کافروں کے ساتھ ترش روئی سے درپیش آتے، کافر سے بات کرتے تو چیں بہ جبیں ہو کر بات کرتے

لیکن صحابی کی شان کے لائق یہ معانی نہیں: اونٹ کی دم پر مینگنی کا خشک ہو جانا، میلا ہونا" وغیرہ

ماعز بن مالک

صحابی ہیں ان کی شان کے مطابق معنی یہ ہوگا: "ماامعزرأیہ" وہ کس قدر مضبوط رائے والا ہے "لیکن "ماعز" بکری کی کھال" کو بھی کہا جاتا ہے کیا کوئی شخص حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو بکرا یا بکری کی کھال کہے گا؟ عقل تمہاری کہاں چلی گئی؟

طارق

بن سوید صحابی ہیں، صحابی کی شان کے مطابق یہ معنی ہوگا: "خاموش ہونا، نیچے سر ڈال کر زمین کی طرف دیکھنا، سر جھکا کر چلنا، ہتھوڑا مارنا، یعنی بہادر ہونا، سخت گیر ہونا " .

لیکن صحابی کی شان کے لائق نہیں یہ معنی کرنا: "رات کو آنے والا چور کمزور، ٹیڑھی پنڈلی والا ہونا، تاریک ہونا، اوپر نیچے کپڑے پہننا

حمار

ایک صحابی کانام ہے,کیا کوئی شخص یہ کہے گا کہ صحابی کانام "حمار" تھا اسلئے وہ "معاذاللہ "گدھا تھا. نہیں !نہیں !یہ بالکل غلط ہے .ہاں !البتہ صحابی کی شان کے لائق دو معنی ہیں:"حمر الرجل "غصہ سے بھڑک اٹھا" یا "حمرۃ" سے لیں جس کا معنی ہے "سرخ

خديجه

رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ اور نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جو ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں . ان کے علاوہ آپ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (کے بطن) سے ہی ہیں

خدج

ض,ن "خدوجا" چیز کا ناقص ہونا, گھٹیا ہونا. "خدرج صلاتہ "بعض ارکانِ نماز میں کمی کرنا. "خدجت الناقۃ" اونٹنی " کا ناتمام بچہ گرانا.

(المنجد)

آئیے !لغت کے اعتبار سے ان تمام معانی کو مدنظر رکھئے .پھر فیصلہ کیجئے کیا بظاہر لغت کے تمام معانی میں سے کسی ایک معنی کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خدیجہ کہا جاسکتا ہے ؟

نہیں ! نہیں !یقیناً نہیں. کیا آپ کا نام بے معنی ہے کیا آپ کا نام کسی عجمی نے بغیر سوچے سمجھے رکھ دیا ہے. جب ایسا نہیں تو یہی کہا جائے گا کہ آپ کا نام عربیوں نے رکھا مرادی مطلب کو مد نظر رکھا کہ یہ بچی "عجز وانکساری" کی چلتی پھرتی تصویر ہو گی

سودہ

مومنوں کی ماں رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کا نام "حضرت سودہ رضی اللہ عنہا" ہے. کیا ان کا نام "ساد, یسود, سوادا (نصر, ینصر) سے لیا ہوا ہے جس کا معنی "سیاہ" ہے. کیا ان کا رنگ سیاہ تھا کیا وہ حبشیہ تھیں کہ ان کا نام ان کے گھر والوں نے "سودہ" رکھا تھا .

ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو یقیناً یہ کہنا پڑے گا کہ آپ رضی اللہ عنہا کا نام مندرجہ ذیل معانی کی وجہ سے رکھا گیا: "ساد, یسود, سیادۃ, سیودۃ سودا" (ن) "شریف ہونا بزرگ ہونا. (قومہ) "قوم کا سردار ہونا. شان و شرافت میں کسی پر غالب ہونا.
(المنجد)

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاعِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

فیضانِ نام "معاویہ" اور نام "معاویہ" پر اعتراض کرنے والے پچیس (25) راویوں کے گستاخ ہیں

قسط:56 حصہ چہارم دہم (۱۴)

احادیث کے راویوں میں پچیس (25) حضرات وہ جن کے اسماء گرامی "معاویہ" ہیں. ان میں تین صحابہ کرام ہیں کچھ تابعین ہیں اور کچھ جلیل القدر مشائخ حدیث ہیں۔

کیا ان تمام ناموں والے حضرات کے والدین عربی سے بے خبر تھے کیا سب کے نام اس لئے رکھے گئے تھے کہ یہ بڑے ہو کر تمہارے جیسے منہ پھٹے لوگوں کی بکواس سنیں. جنہیں جب اور کوئی اعتراض کرنے کو موقع نہیں ملتا تو وہ نام "معاویہ" کو لے لیتے ہیں. (معاذ اللہ) یا انہوں نے اس لئے نام رکھے تھے کہ یہ فصیح ہوں گے,بڑے خطیب ہوں گے,بڑے بہادر ہوں گے,کافروں پر سخت ہوں گے,اپنوں پر رحم دل ہوں گے

اور سوچنے کی بات ہے! کہ اتنے بڑے بڑے جلیل القدر مشائخ نے جب اپنے کئی استادوں سے پڑھا تو انہوں نے بھی اُن کو ان کے نام کی طرف "توجہ" نہ دلائی کہ اس نام کا معنی کیا بنتا ہے؟

آیئے! "معاویہ" نام والے راویوں کی تفصیل دیکھئے

1۔ معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ التمیمی ابو الازہر کوفی (تابعی) ہیں

2۔ معاویہ بن جاہمہ سلمی (صحابی) ہیں

3۔ معاویہ بن خدیج بن جفنہ ان کی کنیت "ابو عبد الرحمن" زیادہ ان پر ابو نُعَیم "بضم النون وفتح العین" مصری گندی کا اطلاق ہوتا تھا, ان کی صحابیت میں اختلاف ہے. مفضل اور ابن حبان نے ان کو صحابی کہا ہے اور ابن اثرم اور حرب نے امام احمد علیہ الرحمہ سے نیان کیا کہ صحابی نہیں تھے. (واللہ اعلم)

4۔ معاویہ بن خدیج کوفی جعفی. (پہلے جن کا ذکر کیا وہ مصری, گندی ہیں)

5۔ معاویہ بن الحَکَم "بفتح الحاء والکاف" سلمی (صحابی ہیں)

6۔ معاویہ بن حکیم بن معاویہ النمیری, شامی

7۔ معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر, قشیری

8۔ معاویہ بن سبرۃ بن حصین السوائی العامری

9۔ معاویہ بن سعید بن شریح بن عروہ التجیبی, فہمی

10۔ معاویہ بن یحیی طرابلسی, ان کو معاویہ بن یزید کا نام لیا جاسکتا ہے

11۔ معاویہ بن ابی سفیان (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) فتح مکہ کے دن بلکہ اس سے پہلے اسلام قبول کیا. ان کی روایات بغیر کسی واسطہ کے نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام المؤمنین حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا (جو آپ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں)

کے واسطہ سے بھی مروی ہیں. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کے بعد خلیفہ بنایا. وغیرہ

12۔ معاویہ بن سلمہ بن سلیمان نصری, ان کی کنیت ابو سلمہ تھی, دمشق میں بسیر اتھا, کوفی کہلاتے تھے

13۔ معاویہ بن سلام بن ابی سلام

14۔ معاویہ بن صالح بن حدیر بن سعید بن سعد بن فہر الحضرمی

15۔ معاویہ بن صالح بن الوزیر "ان کا نام معاویہ بن عبید اللہ بن یسار اشعری

16۔ معاویہ بن عبد الکریم ثقفی

17۔ معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ الدہنی البجلی الکوفی

18۔ معاویہ بن عمرو بن المہلب بن عمرو بن وشبیب الازدی المعنی الکوفی ابو عمر البغدادی

20۔ معاویہ بن عمرو ابو المہلب الجرمی, ان کی کنیت ابو نوفل بن ابی عقرب

20۔ معاویہ بن غلاب, ان کی کنیت "ابن عمر"

21۔ معاویہ بن قرۃ بن اباس المزنی

22۔ معاویہ بن ابی مزود

23۔ معاویہ بن ہشام القصار الازدی

24۔ معاویہ بن یحیی صدفی

25۔ معاویہ بن یحیی دمشقی

(الماخوذ من تھذیب التھذیب لابن حجر العسقلانی)

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

لفظ " معاویہ " کے معنیٰ پر اعتراضات کرنے والوں کے لیے لفظ " خمینی " کا پوسٹ مارٹم

قسط: 57 حصہ پانزدہم (۱۵)

اگر ناموں کا معنی کرنے کا شیعہ کو زیادہ ہی شوق ہے تو پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقدس نام ہی کیوں ؟ شیعہ اپنے مزہب کا نام رافضی اور اپنے رہبر کا نام خمینی کا معنی کیوں نہیں کرتے. چلو ہم اس کا پوسٹ مارٹم کر دیتے ہیں

»»» (" اصل نام "روح اللہ موسوی) «««

خمینی کا ایک نام روح اللہ موسوی ہے. اور خمینی وطنی نسبت سے نام پڑ گیا. کیونکہ " خمن "ایران میں ایک جگہ کا نام ہے. اور اصل نام سے زیادہ " خمینی نام مشہور ہے. اور لکھا بولا جاتا ہے

اب غور فرمائیں کہ روح اللہ موسوی نام " خمینی "کا کس نے اور کیوں رکھا؟ اس کے کیا معنی ہیں اور کیا یہ نام " خمینی "پرفٹ آسکتا ہے. اسم با مسمی ہوسکتا ہے کہ نہیں روح اللہ کا معنی بنتا ہے کہ "اللہ کی روح "اور قرآن پاک میں " بِرُوْحِ الْقُدُسِ "حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لیے استعمال ہوا ہے. ان کے لیے ہی مخصوص ہے. بمعنی " طہارت "اور "لطیف "کے. کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام گناہوں سے ظاہری و باطنی ہر قسم کی نجاست سے پاک

ہیں. اور "لطیف" بھی ہیں کہ ان کا وجود تو ہے مگر محسوس نہیں ہوتا. یا پھر "روح" حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی کی وجہ سے کہا گیا کہ وہ "روح" بمعنی دلوں کی زندگی کا سبب بنتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن جبیر علیہ الرحمہ کے قول کے مطابق "روح القدس" اسم اعظم ہے جس کا حضرت عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے. بعض نے "روح" سے مراد "انجیل" بھی لی ہے. اور قرآن پاک کو بھی "روح" کہا گیا ہے. "وکذا لک اوحینا الیک روحا" یعنی "روح" کا معنی لطیف, طہارت, زندگانی, حضرت جبرائیل علیہ السلام قرآن پاک یا "انجیل" کا نام یا اسم اعظم ہے

1۔ اب اگر "روح" کا لفظی معنی "لطیف" مراد لیتے ہوئے "خمینی" کے نام کا معنی کرتے ہیں تو معنی یہ بنتا ہے کہ "روح" ایک لطیف چیز کو کہا جاتا ہے کہ جس کا وجود تو ہے مگر نظر نہیں آتی. جب کہ "خمینی" لطیف نہیں بلکہ دنیائے کفر میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے

3۔ اگر شیعہ "روح" سے مراد طہارت کا معنی لیتے ہیں تو "خمینی" کے ظاہر و باطن میں طہارت نام کی کوئی چیز نہیں تھی. کیونکہ وہ اپنے عقیدہ اور اور نظریہ کے اعتبار سے اسلامی احکام کے مطابق کافر تھا اور مشرک بھی تھا اور کافر اور مشرک لاکھ بار غسل کرے گنگا میں نہائے یا کوثر و تسنیم سے دھل کر آئے پھر بھی وہ نجس ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے خود فرمایا: "انما المشرکون نجس" یعنی کافر اور مشرک ایسا پلید ہوتا ہے سوائے توبۃ النصوح کے کسی چیز سے پاک نہیں ہوسکتا "خمینی" چونکہ مر چکا ہے بغیر توبہ کے اب اس کے لیے پاکی کی کوئی صورت نہیں. اس لیے جو سراپا نجس ہے اس کو اللہ کی طرف منسوب کر کے اللہ کی "روح" کہنا (روح اللہ) کہنا انتہائی شرمناک ہے

3۔ روح" بمعنی زندگی ہے. یہ معنی بھی " خمینی " کے لیے مناسب نہیں اس لئے کہ " خمینی " اپنے سفاکانہ کردار " کی وجہ سے انسان کے لیے زندگی نہیں بلکہ درندگی کا نمونہ تھا. مسلمانوں کے لیے بھی اور اپنی ذریت کے لیے بھی . جیساکہ ایران کے مسلمانوں کو کتے بلی کا گوشت کھانے پر مجبور کیا. ایسے شخص کو زندگی کہنا کہاں کا انصاف ہے. ویسے بھی " خمینی " کی موت دنیائے کفر کی موت تھی

4۔ اگر " روح اللہ " کا اسم اعظم ہے تو " اسم اعظم " جیسے مقدس معتبر الفاظ کو کسی ایسے شخص پر چسپاں کرنا جو کسی اعتبار سے اس کا مصداق و مستحق نہ بنتا ہو, سراسر زیادتی ہے. یہ ایسے ہے جیسے کتے کو احتراما کوئی بکری کہنے لگے. تو وہ نام رکھنے سے اپنی کمزور و حقیر جنس سے بدل نہیں سکتے یا کتا بکری کہنے سے اپنے کتے والے اوصاف سے بری نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح لفظ " روح " قرآن پاک, انجیل, وحی کے لیے ہے اس کو ایسے بد عقیدہ شخص کے لیے نام رکھ کر استعمال کرنا بعید از عقل ہے

(لفظ " روح کی لغوی تفصیل مزید دیکھنے کے لیے "لغات القرآن , جلد 3 ص 113" کا مطالعہ فرمائیں)

الموسوی

حضرت سید ناموسی علیہ السلام اللہ تعالی کے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسی علیہ السلام کا نام اور " موسی " حضرت جعفر صادق علیہ الرحمہ کے بیٹے حضرت موسی کاظم علیہ الرحمہ کا نام مشہور ہے. یہ دونوں نام ہمارے قابل قدر و صد تکریم ہیں. " موسیٰ " کا معنی پانی سے نکالا ہوا. حضرت موسی علیہ السلام کو دریا میں سے نکالا گیا تھا. صاحب رحمۃ اللعلمین صل اللہ

علیہ وسلم نے "موسی" کا معنی "قوم کو برگزیدہ بنانے والا کیا ہے. لیکن یہ مقدس نام جب "خمینی" جیسے ملعون شخص کے لیے استعمال ہو گا تو پھر صرف معنی نہیں مفہوم ہر غور ہو گا. حقیقت تو یہ ہے کہ "خمینی" نے ایران قوم کو برگزیدہ کیا بنایا تھا الٹا برگزیدہ ہستیوں (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کو گالیاں نکلوا کر بے کار اور کفر کا بریدہ بنا دیا ہے

""" { " بندر خمینی " } """

شاید اس عنوان پر غصہ اور زیادہ آجائے... نابابا... نا... ذرا حوصلہ یہ خمینی کو گالی نہیں دے رہا نہ اس کو بندر کہہ رہا ہوں بلکہ یہ عنوان ہے "بندر خمینی" اور یہ عنوان بھی میرا لکھا ہوا یا لگایا ہوا نہیں بلکہ یہ ایران میں ایک "بندرگاہ" کا نام ہے. جس کا تذکرہ "اسلامی انسائکلو پیڈیا , ص 125" نامی ایک کتاب میں اس طرح ہے. وہاں بھی اسی طرح لکھا ہو گا باعتبار فارسی زبان کے. لیکن شیعہ کو چاہئے کہ اس پر نظر ثانی کر لیں اور لفظ تبدیل کر لیں "یا کم از بندرگاہ" پورا لفظ لکھیں ورنہ ہم پاکستانی مسلمان تو اسکو ایسے ہی پڑھیں گے جیسے "بندر خمینی" لکھا ہے اور ایسا ہی سمجھیں گے. جیسے "بندر خمینی" کے عقیدے اور کرتوت تھے۔

: خمینی" کے جانشین علی خامنہ ای کا معنی "

3 جون کو "خمینی" کے مرنے کے بعد "علی خامنہ ای" اس کے جانشین کی حیثیت سے منظر پر آیا. 1989ء اس کا نام "علی خامنہ ای" ہے. "علی" مصدر, علواً سے بمعنی "سرکشی, غرور, ظلم وزیادتی" کے.

(المعجم القرآن , ص 316)

چنانچہ یہ والا "علی خامنہ ای" اپنے عقیدہ و کردار کے اعتبار سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "سرکشی، غرور، اور ظلم کرنے والا شخص ہے۔ اور "خامنہ ای" کا معنی "الخامن:" گمنام، غیر مشہور" کو کہتے ہیں۔ "خمینی" کے مرنے تک تقریباً گمنام و غیرہ مشہور رہا ...

(طالب دعا: ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

لفظ " معاویہ " پر اعتراضات کرنے والوں کے لیے لفظ " شیعہ " اور لفظ " رافضی " پر عمدہ تحقیق

قسط: 58 حصہ شازدہم (۱۶)

" شیعہ " مذہب کا نام ہے اور اس کا نام معنی ہے " گروہ, فرقہ, جماعت, ٹولہ "

الشیعی " شیعہ کا واحد ہے, سنی کا مقابل . . . " الشیوعیّة " کمیونزم ایک فکری مذہب . " الشیعة " گروہ فرقہ " .

(قاموس الوحید , ص 904)

اس کا معنی کو " شیعہ " اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

والشیعاہ الفرق و کل فرقة شیعة علی عدده سموا بذا لک لان بعضھم یشیّع علی مذھبہ " "

(تفسیر مجمع البیان , جلد 4 ص 304)

یعنی شیعہ فرقوں کو کہتے ہیں اور ہر شیعہ مستقل ایک فرقہ ہے اور ہر فرقہ کا نام " شیعہ " اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ بعض لوگ بعض کے مسئلہ میں تابعداری کرتے ہیں۔

تفسیر قمی میں یہاں تک اعتراف موجود ہے کہ " شیعہ " وہ ہے جو دین میں اختلاف کرے اور ایک دوسرے پر طعن کرے .

(تفسیر قمی , جلد 1 ص 204)

: ان کی اپنی خود کتاب میں ہے کہ حضور صل اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا

"ھم شیعتک فسلم ولدک ان یقتلوھم" یعنی اے علی رضی اللہ عنہ اپنے شیعوں سی اپنی اولاد کو بچایہ تیری اولاد کو قتل کر دینگے.

(کتاب روضہ , جلد 8 ص 260)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی شیعہ نے خود اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اگر میں اپنے شیعوں کو الگ کروں تو یہ منافق ہیں. اور اگر ان کا امتحان لوں تو سب کو مرتد پاؤں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بھی ہے کہ میں نے تمہیں نصیحت کی لیکن تم نافرمان گدھوں کی طرح بھاگنے لگے

. (احتجاج طبرسی , جلد 1 ص 254)

قرآن مجید میں لفظ "شیعہ" کی تحقیق اور کیا ابراھیم علیہ السلام شیعہ تھے؟؟؟

1۔روافض قران سے دلیل دیتے ھیں کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام شیعہ تھے

وإن من شیعته لإبراهیم

اور اس (نوح علیہ السلام) کی تابعداری کرنے والوں میں سے (ھی) ابراھیم (علیہ السلام) (بھی) تھے [الصافات 83:]

لیکن ان کو کیا پتہ کہ قران میں تو حضرت ابرھیم علیہ السلام کے لیے حنیفا لفظ بھی ھے تو کیا اس کا یہ مطلب لیا جائے گا کہ وہ حنفی تھے؟

2۔وقالوا كونوا هودا أو نصارى تهتدوا قل بل ملة إبراهيم حنيفا وما كان من المشركين

اورزاهل کتاب نے کہا: یہود و نصاری بن جاؤ تو ھدایت پا جاؤ گے۔ آپ فرمائیے بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراھیمی والے ھیں، اور ابراھیم خالص اللہ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے۔

[البقرة 135 :]

اور جس اصول کے تحت انہوں نے ابراھیم علیہ السلام کو شیعہ ظاھر کیا ھے تو پھر قرآن میں ان ایات کے بارے میں کیا خیال ھے

3-إن الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شيء إنما أمرهم إلى الله ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ھے پھر ان کو ان کا کیا ھوا جتلا دیں گے۔

[الأنعام 159 :]

یہاں پر تو یہ ظاھر ھو رھا ھے کہ شیعوں نے دین کو فرقہ پرستی کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور نبی کریم ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

مفہوم ترجمہ سے صاف ظاہر ہے کہ دین میں تفرقہ ڈالنے والے "شیعہ" کہا گیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو "شیعہ" سے لاتعلق رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خود "شیعہ" قرآن پاک میں مذکورہ آیت میں لفظ "شیعہ" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "انهم الكفار والمشركين" کہ یہاں لفظ "شیعہ" سے کافر اور مشرک مراد ہیں۔"
انهم اليهود والنصارىٰ" کہ "شیعہ" سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔

(تفسير مجمع البيان , جلد 2 ص 389)

(منهج الصادقين , جلد 3 ص 475)

توپھر یہ مان لو گے کہ فرعون نے شیعوں کو بنایا تھا لیجئے:

4۔ [إن فرعون علا في الأرض وجعل أهلها شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح أبناءهم ويستحيي نساءهم إنه كان من المفسدين]

یقینا فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو چھوڑ دیتا تھا بیشک وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔ [القصص 4:]

کیا خیال ہے اگر کوئی یہ کہہ دے کہ شیعہ سنی لڑائی موسی علیہ السلام کے زمانے میں شروع ہوئی تھی

5۔ودخل المدينة على حين غفلة من أهلها فوجد فيها رجلين يقتتلان هذا من شيعته وهذا من عدوه فاستغاثه الذي من شيعته على الذي من عدوه فوكزه موسى فقضى عليه قال هذا من عمل الشيطان إنه عدو مضل مبين

اور موسی (علیہ السلام) ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایک تو اس کے رفیق میں سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسی (علیہ السلام) نے اس کو مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسی (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے یقینا شیطان دشمن اور کھلے طور پر بھکانے والا ہے۔

[القصص 15:]

ایک موسی علیہ السلام کا "شیعہ" تھا اور دوسرا موسی علیہ السلام کا دشمن تھا. لہذا موسی علیہ السلام نبی کو ماننے والے کو" شیعہ" کہا گیا ہے. جب کہ خود شیعہ مفسر لکھتا ہے :

" آں یکے از پیروان موسی علیہ السلام بود, از بنی اسرائیل, نام او سامری بود "

یعنی وہ اسرائیل میں سے تھا اور اس کا نام سامری تھا. اس سے معلوم ہوا کہ وہ حضرت موسی علیہ السلام کا متبع مذہب نہیں تھا بلکہ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم میں سے تھا. اور سامری کے متعلق سب جانتے ہیں کہ وہ کیا تھا اور کون تھا؟ جس نے حضرت موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد بچھڑا ابنا کر قوم کو اس کی عبادت پر لگایا اور اس کے متعلق بعد میں حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "انک لغوی مبین" بے شک تو گمراہ آدمی ہے

بلکہ تمہارے اس خود ساختہ اصول کے تحت تو ہم شیعیت کو اللہ کا عذاب ثابت کر سکتے ہیں لیجئے۔

قل هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم أو من تحت أرجلكم أو يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض انظر كيف نصرف الآيات لعلهم يفقهون

آپ فرما دیجئے! کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے لئے بھیج دے یا تو تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔ شاید وہ سمجھ جائیں۔

[الأنعام 65:]

اگر لفظ "شیعہ" سے شیعہ فرقہ مراد ہے تو ان کے عذابِ الٰہی میں گرفتار ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں

اس آیت کے متعلق شیعہ مفسر "عمار علی" نے لکھا ہے کہ اس آیت میں لفظ "شیعہ" شریر, فسادیوں اور فتنہ بازوں پر بولا گیا ہے۔ (عمدة البيان, جلد 1 ص 353)

7۔ [ولقد ارسلنا من قبلك فى شيع الاولين]

اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانے کے شیعوں کے پاس بھی رسول بھیجے۔ جو رسول بھی ان کے پاس گئے وہ ٹھٹھہ (مزاح) کرتے تھے۔ (پارہ 14 آیت 10)

اگر لفظ "شیعہ" سے مراد "شیعہ "فرقہ ہے تو پھر اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولوں کے ساتھ مذاق کرنے والے "شیعہ " تھے۔ اس آیت کی تفسیر میں شیعہ "مفسر عمار علی" نے اپنی تفسیر عمدۃ البیان , جلد 2 ص 174 پر لکھا ہے کہ

یہاں "شیعہ" سے مراد وہ کافر ہیں جو رسولوں کے ساتھ ٹھٹھہ ,مذاق کرتے تھے

8۔[ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا]

پھر ہم شیعہ کو جو کہ رحمن کا سرکش اور نافرمان تھا جہنم میں الگ کر کے ڈالیں گے۔ (پارہ 16 آیت 69)

ان مذکورہ تمام آیات میں لفظ "شیعہ" کافروں ,مشرکوں ,یہود و نصاری اور سرکش اور رسولوں سے مزاق کرنے والوں اور جہنمیوں کے لیے استعمال ہوا ہے مذہب تشیع کی بنیاد یہود نے رکھی،

شیعہ مورخین کا اعتراف

عبد اللہ بن سبا ایک یہودی آدمی تھا۔ عہد عثمانی میں اسلام لایا اور کتب سابقہ اور مصاحف گزشتہ سے خوف واقف تھا۔ جب مسلمان ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اس کو اچھی نہ لگی چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ محافل میں بیٹھتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت جتنا کچھ قبیح افعال کا ذکر کر سکتا کرتا رہتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو کہا الٰہی یہ یہودی کون ہے؟ چنانچہ حکم دیا کہ اسے مدینہ شریف سے نکال دیا جائے۔

عبد اللہ بن سبا مصر آپہنچا چونکہ عالم و دانا آدمی تھا۔ اس لئے لوگ اس کے گرد جمع ہونے شروع ہوئے اور اس کی باتیں قبول کرنے لگے۔ تب اس نے کہا! اے لوگو! تم نے سنا نہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے اور ہماری شریعت کے مطابق بھی یہ بات درست ہے۔ اگر عیسٰی واپس آسکتے ہیں تو حضرت محمد ﷺ جو ان سے افضل ہیں، کیوں واپس نہیں آسکتے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے (ترجمہ) جس خدا نے تجھے قرآن دیا وہ تجھے لوٹنے کے وقت پر لوٹائے گا۔

جب یہ بات لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو گئی (رجعت کا عقیدہ پختہ ہو گیا) تو اب ابن سبا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس زمین پر بھیجے اور ہر پیغمبر کا ایک وزیر اور خلیفہ ہوا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک پیغمبر ﷺ دنیا سے جائے جبکہ وہ صاحب شریعت نبی ہو مگر اپنا خلیفہ و نائب لوگوں میں نہ چھوڑ جائے۔ اپنی امت کا معاملہ (مسئلہ خلافت) مہمل چھوڑ جائے۔ لہذا محمد ﷺ کے لئے علی علیہ السلام وصی ہیں اور خلیفہ ہیں۔

جیسا کہ آپ نے علی کو خود فرمایا تو میرے لئے یوں ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام، اسی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ علی علیہ السلام ہی محمد ﷺ کے خلیفہ ہیں اور عثمان نے یہ منصب (خلافت) غصب کر کے اپنے اوپر چسپاں کر رکھا ہے۔ عمر نے بھی کسی حق کے بغیر یہ شوریٰ پر ڈال دیا اور عبد الرحمن بن عوف نے نفسانی ہوس سے عثمان کی بیعت کر لی اور علی کا ہاتھ بھی اس نے پکڑ رکھا تھا جب علی نے بیعت کر لی تو اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اب جو ہم شریعت محمدی میں ہیں ہم پر واجب آتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے سستی نہ کریں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے لائی گئی تاکہ انہیں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے۔

پھر ابن سبا نے لوگوں سے کہا بھی ہم میں یہ طاقت نہیں کہ عثمان کو خلافت سے اتار سکیں۔ البتہ یہ ہم پر ضروری ہے کہ جتنا ہو سکے عثمان کے عمال (گورنروں) کو جو ظلم و ستم روا رکھے ہیں، کمزور کر ڈالیں۔ ان کے قبیح اعمال اہل دنیا پر واضح کریں اور لوگوں کے دل عثمان اور اس کے عمال سے متنفر کر ڈالیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی خطوط لکھے اور والی مصر عبد اللہ بن سعد (کے ظلم) کی شکایت کرتے ہوئے جہاں میں ہر طرف ارسال کر دیئے اس طرح انہوں نے لوگوں کو اس بات پر یکدل بنایا کہ وہ مدینہ میں جمع ہو کر عثمان کو امر بالمعروف کریں اور اسے خلافت سے اتار دیں۔

عثمان یہ معاملہ سمجھتے تھے اور مروان بن حکم نے ہر شہر میں جاسوس بھیجے چنانچہ وہ یہ خبر لے کر واپس آئے کہ ہر شہر کے بڑے لوگ عثمان کو اتار دینے میں یک زبان ہیں ناچار عثمان کمزور ہو گئے اور اپنے معاملہ میں عاجز آ گئے، قتل ہو گئے۔

(ناسخ التواریخ تاریخ خلفاء جلد سوم صفحہ 237, 238 طبع جدید مطبوعہ تہران دوران خلافت عثمان بن عفان، مصنفہ مرزا محمد تقی)

معتبر شیعہ مورخ مرزا تقی کی مذکورہ عبارت سے یہ امور ثابت ہو گئے۔ ثابت ہوا کہ

1۔ عبد اللہ بن سبا پکا یہودی تھا جو عہد عثمانی میں اسلام لایا۔ مگر در پردہ یہودی ہی رہا جیسا کہ فرقہ شیعہ کی عبارت نمبر 4 نے اس پر نص کر دی ہے ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوا کہ وہ ایک فاضل و دانائے کتب سابقہ شخص تھا۔

2۔ اس نے شیعہ مسلک کی بنیاد یوں ڈالی کہ سب سے اول مسئلہ رجعت پیدا کیا اور لوگوں کو ذہن نشین کرایا جو کہ شیعہ عقائد کی جڑ ہے۔

3۔ مسئلہ رجعت کے ایجاد کے بعد لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا کہ علی رضی اللہ عنہ ہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحیح خلیفہ اور وصی ہے اور خلفاء ثلاثہ نے یہ حق ان سے غصب کیا۔

4: یہ دو عقیدے ایجاد کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ انہیں لوگوں میں عام ترویج دی جائے چنانچہ اس نے مختلف مما لک میں ہر طرف خطوط روانہ کئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے اتارنے کے لئے سازش کا ایک وسیع جال پھیلا دیا جس میں وہ کامیاب ہوا اور نتیجتاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور فرقے شیعہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اہل تشیع فرقے کی بنیاد رکھنے والا بہت بڑا یہودی عالم تھا جو بظاہر اسلام لانے کے باوجود در پردہ یہودی ہی رہا جیسا کہ تاریخ روضۃ الصفاء اور فرق شیعہ جیسی معتبر شیعہ کتب سے اس کی نہایت و قباحت ہو چکی اور آئندہ مزید شواہد آرہے ہیں، اس یہودی عالم نے اسلام کے متعلق اپنی قلبی شقاوت و عداوت کو تسکین دینے کے لئے شیعہ مذہب کی بنیاد رکھی اور اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوا اور قتل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں کامیاب ہو کر فساد کا وہ دروازہ کھولا جو آج تک بند نہیں ہو سکا۔

قال عبد اللّٰہ بن سبا لعلی انت الا لہ حقاً فنفاہ علی علیہ السلام الی المدآئن و قیل انہ کان یہودیاً فاسلم و کان فی الیہودیۃ یقول فی یوشع بن نون و فی موسیٰ مثل ما قال فی علی علیہ السلام و قیل انہ اول من اظہر القول بوجوب امامۃ علی

(انوار نعمانیہ مصنفہ نعمت اللہ جزائری ص 197، طبع قدیم مطبوعہ ایران طبع جدید جلد 2، ص 234، فرقہ سبائیہ)

ترجمہ: عبد اللہ بن سبا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''الہ'' ہونے کا عقیدہ ایجاد کیا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جلاوطن کر دیا اور کہا گیا ہے کہ یہ اصل میں یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا۔ یہودیت کے دوران حضرت یوشع بن نون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے بارے میں اسی قسم کی باتیں کیا کرتا تھا جیسی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''وجوب امامت'' کا عقیدہ اسی کی اختراع و ایجاد ہے۔

و ذکر بعض اہل العلم ان عبد االلّٰہ بن سبا کان یہودیاً فاسلم و و الی علیاً علیہ السلام و کان یقول و ہو علی یہودیتہ فی یوشع بن نون وصی موسیٰ بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفاۃ رسول االلّٰہ صلی االلّٰہ علیہ و آلہ و سلم فی علی علیہ السلام مثل ذلک و کان اول من اشہر بالقول بفرض امامۃ علی و اظہر البراءۃ من اعدآۂ و کاشف مخالفیہ و کفرہم فمن ہنا قال من خالف الشیعۃ ان اصل التشیع و الرفض ماخوذ من الیہودیۃ

(رجال کشی مصنفہ عمر بن عبدالعزیز الکشی ص 101 تذکرۃ عبداللّٰہ بن سبا مطبوعہ کربلا)

ترجمہ: بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن سبا یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوستی کی۔ دوران یہودیت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصی بطور غلو کہا کرتا تھا۔ اسلام لانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اس نے اسی طرح کی بات کہی۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کے فرض ہونے کا عقیدہ مشہور کیا۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفوں سے بیزاری کا اظہار کیا اور انہیں عوام میں مشتہر کیا۔ اسی وجہ سے شیعہ لوگوں کے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ شیعیت اور رافضیت کی اصل اور جڑ یہودیت ہے اور یہ مذہب یہودیت سے اخذ کیا گیا ہے۔

عن ابان بن عثمان قال سمعت ابا عبداللّٰہ علیہ السلام یقول لعن اللّٰہ عبداللّٰہ بن سبا انہ ادعی الربوبیتہ فی امیر المومنین علیہ السلام و کان واللّٰہ امیر المومنین علیہ السلام عبداللّٰہ طائعاً الویل لمن کذب علینا وان قوما یقولون فینا مالا نقولہ فی انفسنا نبرا الی اللّٰہ منہم نبرا الی اللّٰہ منہم

(رجال کشی صفحہ 100 مطبوعہ کربلا تذکرۃ عبداللّٰہ بن سبا)

ترجمہ: ابان بن عثمان سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن سبا پر لعنت کرے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ قسم بخدا حضرت امیر المومنین خدا کے اطاعت گزار بندے تھے۔ ہم پر افترابازی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہو۔ تحقیق جو قوم ہمارے متعلق وہ بات کہتی ہے جو ہم خود اپنے لئے کہنا روا نہیں سمجھتے۔ ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔ ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔

مذکورہ عبارات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

مملکت اسلامیہ میں پھوٹ ڈالنے والا پہلا شخص دور عثمانی میں عبد اللہ بن سبا (منافق) تھا اور یہی آدمی شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا باعث تھا۔

سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ربوبیت اور فرض امامت کا دعویٰ عبد اللہ بن سبا نے کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین پر تبرابازی اور لعن طعن کی ابتدا بھی اسی نے کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح وہ حضور ﷺ کی رجعت دوبارہ تشریف آوری کا قائل تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان عقائد باطلہ کی بناء پر ہی عبد اللہ بن سبا کو خارج از اسلام قرار دیتے تھے۔

عبد اللہ بن سبا اصل میں یہودی تھا اور بظاہر اسلام لایا تھا لیکن دل سے پہلے کی طرح دشمن اسلام و مسلمین تھا۔ شہادت سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسباب اس کے مہیا کئے ہوئے تھے۔

»»» { رفض کا معنیٰ } «««

شیعہ "مذہب کو" رفض " کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے. اس اعتبار سے لفظ " رفض "کا معنی بھی دیکھ لیں "

رَفضَ "معنی " پھینکنا, چھوڑنا "

(المنجد)

" وارفض الابل "اونٹوں کو چراگاہ میں متفرق چھوڑنا. "اَلرَّافِضَہ "لڑائی میں اپنے پیشوا کو راہنما کو چھوڑ دینے والا گروہ "

لاخیر فی الروافض "وغیرہ "

یہ ساری عبارت, ترجمہ, مفہوم ہمارا نہیں بلکہ لغات کی کتب میں پہلے سے لکھا ہوا موجود ہے

اب ذرا لفظ "معاویہ "کا معنی غلط کرنے والوں سے کہیں نا کہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ تمہارے تو "مذہب "کا نام بھی وہ ہے جس کو قرآن پاکؑ نے ایک دو بار نہیں بلکہ اکثر کافروں, مشرکوں, بدکاروں, جہنمیوں, یہودیوں کے لیے استعمال کیا ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کے مذہب کا نام کافروں کے لیے استعمال ہوا خود ان کے اپنے اندر کتنا کفر ہوگا. خود اپنے اندر کتنا یہودیت و نصرانیت کا اثر ہوگا. خود اپنے اندر کتنی بدکرداری ہوگی؟ ذرا جھانک کر دیکھیں۔

(طالبِ دعا : ایڈمن دفاع سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ).

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تمام گروپوں میں ایک جیسی پوسٹ سینڈ کی جاتی ہے

ان گروپوں کا مقصد صرف اور صرف "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ" کی ذات پر کیے گئے اعتراضات کا دفاع کرنا ہے. انشاء اللہ